﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد18 | جمعۃ المبارک 25/مارچ 2011ء | 19/ربیع الثانی 1432 ہجری قمری ❁ 25/امان 1390 ہجری شمسی | شمارہ 12

قبولیت دعا کا شکرانہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کونسی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ جب اپنی دعا کے قبول ہونے کا پتہ چلے مثلاً بیماری سے شفا پاؤ یا سفر سے کامیاب مراجعت ہو تو یہ دعا پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی عزت وجلال کے ساتھ تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

(مستدرک حاکم جلد1صفحہ730حدیث نمبر 1999)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ مُتّقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے مُتّقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔

خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی طاقت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔

’’اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار 12 جنوری 1889ء میں مندرج ہیں اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ ونااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس روح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ رُوحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَہٗ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاھِرًا وَبَاطِنًا۔ اَسْلَمْنَالَہٗ۔ ھُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَۃِ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ‘‘۔

(اشتہار 4 مارچ 1889ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 196تا198)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

(خطاب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرمودہ 28/دسمبر 1927ء برموقع جلسہ سالانہ)

(دوسری قسط)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا کام

نبی کا ایک کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک کام کرنے والی جماعت پیدا کر جاتا ہے۔ ہماری جماعت کی کمزوری مالی لحاظ سے اور تعداد کے لحاظ سے دیکھو اور پھر اس کے مقابلہ میں اس کے کاموں کی وسعت کو دیکھو۔ کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ کوئی اور قوم نہیں کر رہی۔ غیر احمدی اخباروں میں چھپتا رہتا ہے کہ کام کرنے والی ایک ہی جماعت ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ روس، فرانس، ہالینڈ، آسٹریلیا، امریکہ، انگلینڈ وغیرہ ممالک میں ہماری طرف سے اسلام کی تبلیغ ہوئی۔ اور اب تو لوگ ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں آکر تبلیغ کرو چنانچہ ایران سے مطالبہ آیا ہے کہ بہائیوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں کو آنا چاہئے۔ بعض لوگ آریوں کا کام مقابلہ میں پیش کرتے ہیں مگر ان لوگوں کے مالوں اور ہمارے مالوں کو دیکھو۔ پھر ان کے کاموں کی وسعت اور ہمارے کاموں کی وسعت کو دیکھو۔ ہندوؤں میں سے بعض ایسے مالدار ہیں کہ وہ اکیلے اتنا روپیہ دے سکتے ہیں جتنا ہماری جماعت مل کر سارے سال میں نہیں دے سکتی۔ اور ایک دو نہیں بلکہ خاصی تعداد میں ایسے لوگ ان میں موجود ہیں۔ مگر باوجود اس کے ساری ہندو قوم نے مل کر علاقہ ملکانا میں حملہ کیا۔ مگر جب ہمارے مبلّغ پہنچے تو سب بھاگ گئے۔ اس وقت دہلی میں ہندو مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں یہ سوال پیش ہوا کہ آؤ صلح کر لیں۔ اس کانفرنس کو منعقد کرنے والے حکیم اجمل خان صاحب، ڈاکٹر انصاری، مولوی محمد علی صاحب اور مولوی ابوالکلام صاحب آزاد تھے اور ہندوؤں کی طرف سے شردھانند صاحب وغیرہ۔ جیسا کہ علماء کا ہمارے متعلق طریق عمل رہا ہے انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے اور وہ خود صلح کی شرائط طے کرنے لگے۔ لیکن شردھانند جی نے کہا کہ احمدی بھی اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں، ان کو بلانا چاہئے۔ اس پر میرے نام حکیم اجمل خان صاحب، ڈاکٹر انصاری اور مولوی ابوالکلام صاحب کا تار آیا کہ اپنے قائم مقام بھیجئے۔ میں نے یہاں کے آدمیوں کو بھیجا۔ اور انہیں بتادیا کہ ملکانوں کے متعلق سوال اٹھے گا اور کہا جائے گا کہ ہندو مسلمان اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں مگر ہندوؤں نے 20 ہزار ملکانوں کو مرتد کرلیا ہے اس لئے جب یہ سوال پیش ہو تو آپ کہیں کہ ہمیں بیس ہزار مرتدوں کو کلمہ پڑھا لینے دیجئے، تب اس شرط پر صلح ہوگی اور ہم وہاں سے واپس آجائیں گے۔ ورنہ جب تک ایک ملکانا بھی مرتد رہے گا ہم وہاں سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ جب ہمارے آدمی کانفرنس میں پہنچے تو یہی سوال پیش ہوا۔ اور انہوں نے یہی بات کہی جو میں نے بتائی تھی۔ اس پر مولویوں نے کہا احمدیوں کی ہستی ہی کیا ہے ان کو چھوڑ دیجئے اور ہم سے صلح کیجئے۔ شردھانند جی نے اس وقت ان سب کے سامنے کہا آپ کے اگر پچاس آدمی بھی وہاں ہوں تو ہمیں ان کی پرواہ نہیں۔ لیکن جب تک ایک بھی احمدی وہاں ہوگا صلح نہیں ہوسکتی۔ احمدیوں کو پہلے اس علاقہ سے نکالو اور پھر صلح کے لئے آگے بڑھو۔

غرض جماعت احمدیہ کے کام کی اہمیت کا ان لوگوں کو بھی اقرار ہے جو جماعت میں داخل نہیں ہیں۔ بلکہ جو اسلام کے دشمن ہیں وہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ ابھی کلکتہ میں ڈاکٹر زویمر کے لیکچر ہوئے۔ یہ ڈاکٹر صاحب عیسائیوں میں سے سب سے زیادہ اسلام کے متعلق واقفیت رکھنے کے مدعی ہیں۔ مصر میں ایک رسالہ ''مسلم ورلڈ'' نکالتے ہیں۔ پچھلی دفعہ جب آئے تو قادیان بھی آئے تھے اور یہاں سے جاکر انہوں نے بعض دوسرے شہروں میں اشتہار دیا تھا کہ وہ ڈاکٹر زویمر جو قادیان سے بھی ہو آیا ہے ان کا لیکچر ہوگا۔ کچھ عرصہ ہوا وہ کلکتہ گئے اور وہاں انہوں نے لیکچر دیا۔ مولوی عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر جو میری ایک بیوی کے بھائی ہیں، انہوں نے کچھ سوال کرنے چاہے۔ اس پر دریافت کیا گیا کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اس پر کہہ دیا گیا ہم احمدیوں سے مباحثہ نہیں کرتے۔ مصر میں انہی صاحب کی کوشش سے کئی آدمی مسیحی بنالئے گئے ہیں۔ اتفاقاً ایک شخص عبدالرحمٰن صاحب مصری کو جو ان دنوں مصر میں تھے مل گیا۔ انہوں نے اسے احمدی نقطہ نگاہ سے دلائل سمجھائے۔ وہ پادری زویمر کے پاس گیا اور جاکر گفتگو کی اور کہا حضرت مسیح زندہ نہیں بلکہ قرآن کریم کے رو سے فوت ہوگئے۔ اس پادری نے کہا کہ کسی احمدی سے تو تم نہیں ملے؟ اس مصری نے کہا۔ ہاں ملا ہوں۔ یہ جواب سن کر وہ گھبرا گئے اور آئندہ بات کرنے سے صاف انکار کردیا۔

غرض خدا کے فضل سے ہماری جماعت کو مذہبی دنیا میں ایسی اہمیت حاصل ہو رہی ہے کہ دنیا حیران ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہے۔ اور آپ کے اس کام کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

یہ باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں یہ بھی چونکہ ایمانیات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے مَیں اور نیچے اترتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمی کام بیان کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تیسرا کام

تیسرا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ہے کہ **اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق لوگوں کے خیالات میں جو فساد پڑ گیا تھا، اس کی آپ نے اصلاح کی ہے۔ مذہب میں سب سے بڑی ہستی خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ مگر اس کی ذات کے متعلق مسلمانوں میں اور دوسرے مذہبوں میں اتنا اندھیر مچا ہوا تھا اور ایسی خلافِ عقل باتیں بیان کی جاتی تھیں کہ ان کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو توجہ ہی نہیں ہوسکتی تھی۔ اس خرابی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دور کیا۔**

خدا تعالیٰ کے متعلق یہ غلط خیالات پھیلے ہوئے تھے۔

(1) شرک جلی اور خفی میں لوگ مبتلا تھے۔

(2) بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ یقین رکھتے تھے کہ اگر خدا ہے تو وہ عِلّتُ الْعِلَل ہے۔ وہ اس کی قوت ارادی کے منکر تھے اور سمجھتے تھے کہ جس طرح مشین چلتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ سے دنیا کے کام ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہزاروں علّتوں میں سے وہ ایک علّت ہے گو آخری اور سب سے بڑی۔ مگر بہر حال ایک اضطرار کے رنگ میں اس کے سب افعال صادر ہوتے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں میں سے بھی فلسفہ کے دلدادہ اس خیال سے متأثر ہو چکے تھے۔

(3) بعض لوگ خیال کر رہے تھے کہ دنیا آپ ہی آپ بنی ہے اور قدیم ہے۔ خدا تعالیٰ کا جوڑنے جاڑنے سے زیادہ دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض مسلمان بھی اس غلطی میں مبتلا تھے۔

(4) بعض لوگ خدا تعالیٰ کے رحم کا انکار کرنے لگ گئے تھے اور یہ کہتے تھے کہ خدا میں رحم کی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ وہ عدل کے خلاف ہے۔

(5) بعض لوگ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایسا ناقص اندازہ کرنے لگ گئے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کو چند ہزار سال میں محدود کردیا تھا اور خیال کرتے تھے کہ بس خدا تعالیٰ کی صفات الٰہی چند ہزار سال میں ظاہر ہوئی ہو۔ اور اگر اس دور کو لمبا بھی کرتے تھے تو اتنا کہ گو اس دنیا کی عمر لاکھوں سال کی مانتے تھے مگر خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کو اسی دور کے ساتھ محدود کرتے تھے۔

(6) بعض لوگ خدا کی قدرت کو غلط طریق سے ثابت کرتے ہوئے یہ کہتے کہ خدا جھوٹ بھی بول سکتا ہے، چوری بھی کرسکتا ہے۔ اگر نہیں کرسکتا تو معلوم ہوا کہ اس میں قدرت نہیں ہے۔

(7) بعض لوگ خدا تعالیٰ کو قانون قضاء وقدر جاری کرنے کے بعد بالکل بیکار سمجھتے اور اس وجہ سے کہتے تھے کہ دعا کرنا فضول ہے۔ جب خدا کا قانون جاری ہوگیا کہ فلاں بات اس طرح ہو تو دعا کرنا بے فائدہ ہے۔ دعا سے اس قانون میں رکاوٹ نہیں پیدا ہوسکتی۔

(8) خدا تعالیٰ کی صفات کے اجراء کا مسئلہ بالکل لَایَنْحَلْ سمجھا جانے لگا تھا۔ لوگ خدا تعالیٰ کی سب صفات کے ایک ہی وقت میں جاری ہونے کا علم نہ رکھتے تھے اور سمجھ ہی نہ سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ جو شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہے اور اس صفت کو رکھتے ہوئے ایک ہی وقت میں وَھَّاب کس طرح ہوسکتا ہے وہ حیران تھے کہ کیا ایک انسان کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ بڑا سخی ہے اور بڑا بخیل بھی ہے۔ اگر نہیں تو خدا کے لئے کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں قَھَّار بھی ہے اور رَحِیْم بھی۔ چونکہ قرآن میں خدا تعالیٰ کی ایسی صفات آئی ہیں جو بظاہر آپس میں مخالفت رکھتی ہیں اس لئے وہ لوگ حیران تھے۔

(9) بعض لوگ اس خیال میں پڑے ہوئے تھے کہ ہر چیز خدا ہی خدا ہے اور بعض اس وہم میں پڑے ہوئے تھے کہ ایک تخت ہے، خدا تعالیٰ اس پر بیٹھا ہوا حکم کرتا ہے۔

(10) خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں رہی تھی۔ حَتّٰی کہ جب کوئی مکان یا گھر ویران ہو جاتا تو کہتے کہ اب تو اس میں اللہ ہی اللہ ہے۔ یا کسی کے پاس کچھ نہ رہتا تو کہا جاتا کہ اب تو اس کے پاس اللہ ہی اللہ ہے جس کا یہ مطلب تھا کہ خدا تعالیٰ بھی ایک خُلُوّ ہی کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ملنے کی تڑپ بالکل مٹ گئی تھی۔ جنوں اور بھوتوں کی ملاقات، عملِ حُبّ اور عملِ بُغض کی خواہش تو لوگوں میں تھی۔ لیکن اگر نہ تھی تو خدا تعالیٰ کی ملاقات کی خواہش نہ تھی۔

ان اختلافات کے طوفان کے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے اور آپ نے ان سب غلطیوں سے مذہب کو پاک کردیا۔ سب سے پہلے میں شرک کو لیتا ہوں۔ آپ نے شرک کو پورے طور پر ردّ کیا اور توحید کو اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر کیا۔

آپ سے پہلے مسلمان علماء تین قسم کا شرک مانتے تھے۔

(1) بتوں، فرشتوں اور معیّن چیزوں کی عبادت کرنا۔ مگر باوجود اس کے عوام تو الگ رہے علماء تک قبروں پر سجدے کرتے تھے۔ لکھنؤ میں ایک بڑے مولوی کو میں نے قبر پر سجدہ کرتے بچشم خود دیکھا ہے۔

(2) علماء تسلیم کرتے تھے کہ کسی میں خدائی صفات تسلیم کرنا بھی شرک ہے۔ مگر یہ صرف منہ سے کہتے تھے بڑے سے بڑے توحید پرست وہابی بھی حضرت مسیحؑ کو ایسی صفات دیتے تھے جو خدا سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً یہ کہتے کہ وہ آسمان پر کئی سو سال سے بیٹھے ہیں۔ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ان پر کوئی تغیّر آتا ہے۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض انسانوں نے مُردے زندہ کئے تھے اور مسیح نے تو علاوہ مُردے زندہ کرنے کے پرندے بھی پیدا کئے تھے۔

(3) بڑے بڑے عالم اور دین کے ماہر یہ مانا کرتے تھے کہ چیزوں پر اتّکال کرنا یعنی یہ سمجھنا کہ کوئی چیز اپنی ذات میں فائدہ پہنچا سکتی ہے یہ بھی شرک ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ فلاں دوائی بخار اُتار دے گی تو وہ شرک کرتا ہے۔ اصل میں یوں سمجھنا چاہئے کہ فلاں دوائی خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اثر سے فائدہ دے گی۔ کیونکہ جب تک ہر چیز میں خدا کا ہی جلوہ نظر نہ آئے اس وقت تک اس سے فائدہ کی امید رکھنا شرک ہے۔

یہ شرک کی بہت عمدہ تعریف ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے بھی اوپر تعریف بیان کی ہے جس کی نظیر پچھلے تیرہ سو سال میں نہیں ملتی۔ آپ نے توحید کے متعلق مختلف کتابوں میں مضامین لکھے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جو باتیں لوگوں نے بیان کی ہیں ان کے اوپر اور ان سے بالا ایک اور درجہ کامل توحید کا ہے۔ آخری درجہ پچھلے علماء نے توحید کا یہ بیان کیا تھا کہ ہر چیز میں خدا کام کرتا ہوا نظر آئے۔ گو یہ صحیح ہے مگر ہے تو آخر اپنا خیال ہی۔ کیونکہ جو شخص اپنے ذہن میں یہ خیال جماتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے وہ اس توحید کو خود پیدا کر رہا ہے اور اپنی پیدا کی ہوئی توحید کامل توحید نہیں کہلاسکتی۔ توحید وہی کامل ہوگی کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف جلوہ گر ہو۔ اور جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ خود ماسویٰ کو مٹا ڈالے اور یہی توحید اصلی توحید ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور قرآن کریم نے اور تمام انبیاء نے پیش کیا ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ کے اس قدر قریب ہوجائے کہ اسے اس امر کی ضرورت نہ رہے کہ وہ سوچے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے بلکہ خدا تعالیٰ اپنے ایک ہونے کو خود اس کے لئے ظاہر کردے۔ اور ہر چیز میں خدا تعالیٰ اس کے لئے اپنا ہاتھ دکھائے۔ اور ہر چیز اس کے لئے بطور شفاف شیشہ کے ہوجائے کہ جس طرح وہ اپنے آپ کو بیچ میں سے غائب کردیتا ہے اور اس کے پرے ہر چیز نظر آنے لگتی ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کی اشیاء ایسے انسان کے لئے بہ منزلہ آئینہ ہوجائیں۔ اور وہ اپنے خیال سے ان میں اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو خاص طور پر ظاہر کر کے ہر چیز میں سے اسے نظر آنے لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خالی عقیدہ رکھنا کہ ہر چیز میں خدا کا ہاتھ ہے یہ اعلیٰ توحید نہیں۔ بلکہ کمال توحید یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز میں سے اپنا ہاتھ دکھائے۔ جب ایسا ہو تب خدا تعالیٰ واقعہ میں ہر چیز میں نظر آتا ہے، محض ہمارا خیال نہیں ہوتا۔

یہ ایسی توحید ہے جو عقیدہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ انسان کے تمام اعمال پر حاوی ہے ایک مسلمان کی اخلاقی، تمدنی، سیاسی، معاشرتی غرضیکہ ہر قسم کی زندگی پر حاوی ہے۔ جب انسان کھانا کھائے تو خدا اس کھانے میں اپنا جلوہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر137

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ سماح محمود صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا پہلا حصہ پیش کیا تھا جس میں انہوں نے اپنے کالج میں داخلہ کا ذکر کیا تھا جہاں مکرم ہانی طاہر صاحب پہلے سال کے طلباء کو پڑھاتے تھے۔ اس قسط میں باقی واقعات ملاحظہ ہوں۔مکرمہ سماح محمود صاحبہ لکھتی ہیں کہ:

منطق الحاسوب اور منطق الطیر

کالج میں جب پہلے سال کا دوسرا سمسٹر شروع ہوا تو ہانی صاحب نے ہمیں منطق الحاسوب (Computer logic) کا مضمون پڑھانا شروع کیا۔ ایک دن لیکچر کے دوران انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کمپیوٹر کے منطق کا تو کسی قدر علم ہوگیا ہے لیکن منطق الطیر کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو سکھایا تھا؟ ہم نے مختلف جوابات دیئے لیکن ایسے لگا کہ جیسے ہمارے جوابات نے انہیں مطمئن نہ کیا۔لیکچر ختم ہونے کے بعد مَیں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ ان کے آفس گئی اور اس بارہ میں استفسار کیا۔ ہانی صاحب نے ہمیں اس بارہ میں بعض بنیادی پوائنٹس بتائے اور مزید غور کرنے کا مشورہ دیا۔ جب مَیں نے کتب تفسیر میں اس بارہ میں پڑھا اور ہانی صاحب کے بتائے ہوئے مفہوم کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا تو حیران رہ گئی کہ دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور ہانی صاحب کا بتایا ہوا مفہوم ہی معقول اور تسلی بخش ہے۔

منطق الطیر اور طیورِ سلیمانؑ کی حقیقت

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے منطق الطیر کے بارہ میں کچھ اہم امور بھی یہاں پر بیان کردیئے جائیں۔

اکثر غیر احمدی مسلمانوں کا نہ صرف یہ عقیدہ ہے بلکہ اس عقیدہ پر اصرار ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانی قرآن کریم میں بیان ہونے والے اس جملہ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ کے معنے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کو چڑیوں اور مختلف پرندوں کی زبان آتی تھی۔لیکن قرآن کریم میں ان پرندوں کی صفات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پرندے کوئی عام پرندے نہ تھے بلکہ یہ عاقل بالغ پرندے تھے۔ان کو شرک اور توحید کا نہ صرف علم تھا بلکہ ان میں تفریق کا ملکہ بھی حاصل تھا، اور حلال وحرام میں تمیز کرنا بھی آتا تھا۔حالانکہ یہ ایسے امور ہیں جن کا ادراک صرف اور صرف انسان کو ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مکلّف قرار دیا ہے اور اسی بنا پر اس سے حساب لیا جائے گا۔

یہاں پر زیادہ تفصیل میں جانا تو ممکن نہیں صرف ایک مثال پیش ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن پرندوں کی زبان سکھائی گئی ان میں سے ایک پرندہ ہُدہُد بھی تھا۔آیئے دیکھتے ہیں کہ ہُدہُد کیا تھا؟

حضرت سلیمانؑ نے جائزہ لیا کہ پرندوں میں سے ہُدہُد غائب ہے اس پر فرمایا کہ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا ......اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (النمل:21) یعنی میں اسے عذابِ شدید دوں گا، یا عذاب سے بچنے کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ اپنے غائب ہونے کا واضح جواز اور دلیل لے کر آئے۔

کیا حضرت سلیمانؑ اس چڑیا جتنے ہُدہُد کی بات کر رہے ہیں؟ کیا حضرت سلیمانؑ اس مسکین سے پرندے کی غیر حاضری پر اس قدر غصے میں آگئے کہ اس کو عذابِ شدید دینے کا فیصلہ کرلیا؟ پھر عذابِ شدید دینے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کے پَر کھینچ کر اس کا قیمہ قیمہ کرکے دھوپ میں پھینک دینا تھا؟ کیا یہ خدا تعالیٰ کے نبی کے شایانِ شان فعل ہے؟ کیا حضرت سلیمانؑ اس چڑیا جتنے پرندے کے بارہ میں کہہ رہے ہیں کہ اس کی جان بخشی تب تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ سلطان مبین لے کر نہ آئے؟

اب دیکھتے ہیں کہ ہُدہُد کونسی سلطانِ مبین لے کر آیا؟ ہُدہُد یمن گیا ہوا تھا اور جب واپس آیا تو ملکہ سبا کی حکومت اور رعایا کا ایسے انداز میں ذکر کیا جو صرف اور صرف ایک عاقل اور زیرک انسان کا ہی خاصہ ہے۔اس نے کہا کہ مَیں نے ایک ایسی قوم دیکھی ہے جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتی ہے۔ یوں اس پرندہ کو غیر اللہ کی پرستش اور اس کی حرمت کا بھی بخوبی علم ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہدہد نے یہ بھی کہا کہ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ (النمل:25) یعنی شیطان نے ان کو ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے ہیں اور انہیں درست راستہ کی پیروی سے روک دیا ہے لہذا وہ ہدایت کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ ایسا تجزیہ تو ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں کجا یہ کہ ہدہد پرندہ اس طرح کی بات کرے۔ یہ بات تو عالم فاضل، عاقل اور جہاندیدہ انسان ہی کرسکتا ہے۔

اس پورے قصہ پر تبصرہ کرتے ہوئے عرب دنیا کے معروف عالم سید قطب اپنی تفسیر ’’فی ظلال القرآن‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’إن نوع الإدراک الذی ظهر من ذلک الهدهد الخاص فی مستوی یعادل مستوی العقلاء الأذکیاء الأتقیاء من الناس‘‘

یعنی جو فہم وادراک کا معیار اس خاص قسم کے ہدہد میں دکھائی دیتا ہے یہ عقلاء اور ذہین وفہیم اور تقویٰ شعار انسانوں کے معیار کے برابر ہے۔ پھر لکھتے ہیں:

’’لا بد أن تکون هذه الهبة کانت للطائفة الخاصة التی سخرت لسلیمان لا لجمیع الهداهد وجمیع الطیور۔‘‘

(فی ظلال القرآن، تفسیر سورة النمل)

یہ خاص ملکہ لازمی طور پر ہدہد کے صرف اس گروہ کو ہی موہبت کے طور پر ملا ہوگا جن کو حضرت سلیمانؑ کیلئے مسخر کیا تھا، سب ہُدہُدوں اور پرندوں کو یہ ملکہ عطا نہ ہوا تھا۔

سید قطب کی اس بات پر ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ: ’’خاص قسم کا ہدہد‘‘ ’’عاقل ہدہد‘‘ ’’عام ہدہد سے مختلف‘‘ ’’ذہین وفہیم وتقی ہدہد‘‘ کی اصطلاحات کی بجائے ان کے لئے کہیں زیادہ آسان ہوتا اگر کہہ دیتے کہ یہ ہدہد نامی ایک انسان تھا۔

مذکورہ بعض امور اور دیگر کئی قرائن ودلائل کی بنا پر جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح انسانوں کی طرف ہی مبعوث ہوکر آئے تھے نہ کہ پرندوں پہاڑوں اور انسانوں کو پڑ جانے والے جنّوں کی طرف، اور یہ کہ یہ ہُدہُد انسان تھا، اور دیگر طیور سے مراد بھی انسانوں کی جماعت ہی تھی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر، سورۃ الانبیاء، جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انسان کے بارہ میں طَیر کے لفظ کے استعمال کا فلسفہ بالتفصیل بیان فرمایا ہے)۔

سوالوں کا جواب مل گیا

منطق الطیر اور طیورِ سلیمانؑ کی حقیقت کے بارہ میں اس نوٹ کے بعد ہم دوبارہ مکرمہ سماح محمود صاحبہ کی کہانی کی طرف لوٹتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ:

مکرم ہانی صاحب نے جب میرے چند سوالوں کے جواب دیئے تو میرے سوالوں کا تانتا بندھ گیا۔ مجھے یاد ہے وہ ہر بار میرے سوال کے جواب میں مجھے ایک کتاب یا لکھا ہوا مضمون تھما دیتے تھے۔ میرے سوالوں میں سے اکثر وہی تھے جن کا ذکر شروع میں آچکا ہے اور جن کا کوئی معقول جواب مجھے کہیں نہ ملا تھا۔ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے دین کا فہم عطا ہونے کے بارہ میں میری دعائیں سن لی ہیں اور مجھے ان سوالات کا بھی جواب مل گیا ہے جس کی مجھے مدت سے تلاش تھی۔

اب مجھے پتہ چلا کہ باوجود لوگوں کی چہ میگوئیوں اور مخالفانہ باتوں کے ہانی صاحب کیونکر احمدیت کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔اس کی صرف ایک ہی توجیہ کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے جماعت احمدیہ میں حق اور سچ پالیا، اور انہیں لذت ایمان سے آشنائی حاصل ہوگئی جس کا ثانی پوری دنیا کی لذتوں میں بھی نہیں ہے۔

ایک دن مَیں نے ان سے پوچھا کہ یہ مفاہیم اور اعلیٰ درجہ کے افکار وخیالات کیا آپ کے ذہن کی زرخیزی کی پیداوار ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والے علوم ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے اور آپ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔مَیں دل سے اسی دن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی قائل ہوگئی اور اس دن بڑی شدت کے ساتھ روئی۔ میرے آنسوؤں میں خدا تعالیٰ کی نعمت سے فیضیابی اور قبولیتِ دعا پر خوشی کے جذبات بھی شامل تھے۔اس وقت مجھے سمجھ آیا کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے لیکن ان کی قبولیت کا ایک وقت ہوتا ہے اور یہ کہ ہم اپنی ناقص فہم کے مطابق اس سے مانگتے ہیں لیکن وہ عالم الغیب اسے بہتر رنگ میں عطا کرتا ہے۔ بلکہ اسی عرصہ میں مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ ہوائی سفر کے ذریعہ مصر جانے کا اتفاق ہوا تو مجھے یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری فضاؤں میں اڑنے کی دعا بھی اس رنگ میں قبول فرمائی ہے۔

بیعت اور اہل خانہ کا رویہ

گوکہ دل میں صداقت حضرت مسیح موعودؑ تو کالج کے پہلے سال میں ہی راسخ ہوچکی تھی اور مَیں آپ پر ایمان لے آئی تھی لیکن اعلانیہ طور پر بیعت مَیں نے کالج سے فارغ ہونے کے بعد 2003ء کے شروع میں کی۔ مَیں نے اپنے اہل خانہ سے جب بھی احمدیت کا ذکر کیا ان کی طرف سے سوائے مخالفت کے اور کوئی ردّعمل سامنے نہ آیا۔وہ کسی طور بھی احمدیت کے بارہ میں سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ بہرحال میں مسلسل خدا کے حضور اہل خانہ کے احمدیت قبول کرنے کے بارہ میں متضرعانہ دعائیں کرتی رہی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور میری ایک بہن نے رؤیا کی بنا پر بیعت کرلی جو میرے لڑکپن کے رؤیا سے بہت ملتا جلتا تھا۔ اس نے رؤیا میں مجھے دیکھا کہ میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ کسی راستے پر چل رہی ہوں جبکہ میری یہ بہن دیگر گھر والوں کے ساتھ ایک اور راستہ پر جارہی ہے۔ گھر والے مجھے اپنے راستہ کی طرف بلاتے ہیں لیکن میں انکار کردیتی ہوں۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد میری یہ بہن گھر والوں کو چھوڑ کر میرے راستے کی طرف آجاتی ہے۔ چنانچہ بالکل اسی طرح ہوا اور کچھ دیر گزرنے کے بعد میری بہن احمدیت قبول کرکے میری ہمسفر بن گئی۔

اسی طرح اب میری ایک اور بہن بھی دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی قائل ہوچکی ہے لیکن بیعت کرنے اور اس کا اعلان کرنے کی ہمت نہیں پاتی۔

شروع شروع میں مجھ پر سخت پابندی لگائی گئی کہ گھر میں ایم ٹی اے نہیں دیکھا جائے گا۔ لہذا مَیں کبھی کبھار چھپ چھپا کر ایم ٹی اے دیکھا کرتی تھی، بعد میں جب ہمارے بعض احمدی برادران نے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے جملہ پروگرامز کو لکھنے کا پراجیکٹ شروع کیا تو مَیں نے اس میں بھرپور حصہ لیا اور اس کام کی برکت سے نہ صرف صداقت مسیح موعود علیہ السلام پوری طرح میرے دل میں راسخ ہوگئی بلکہ علمی دلائل کا بھی ایک خزانہ مل گیا۔

شادی اور مشکلات کا آغاز

شادی کے بارہ میں میری کوشش اور دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ کوئی مخلص احمدی کا رشتہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا سنی اور ایک مخلص احمدی کا رشتہ آگیا۔ والد صاحب کا ایک احمدی کے ساتھ میری شادی پر رضامند ہوجانا کسی معجزہ سے کم نہ تھا اور پھر احمدی بھی ایسا کہ جو پہلے سے شادی شدہ تھا۔ ایک احمدی کے ساتھ شادی کی وجہ سے میری ساری سہیلیاں ناراض ہوگئیں انہوں نے مجھے نہ صرف اس شادی سے بلکہ جماعت سے واپسی کا مشورہ دیا بلکہ باصرار کوششیں کیں۔ ان کا الحاح اور بے جا دباؤ جب حد سے بڑھ گیا تو ایک دن میری برداشت بھی جواب دے گئی اور مَیں نے بے اختیار ہوکر چلّا کر کہا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مِرْزَا غُلَام اَحْمَد نَبِيّ مَبْعُوث مِنَ اللّٰهِ وَاِنِّي لَنْ اَتْرُکَ اِيْمَانِي هٰذَا حَتّٰى وَلَوْ تمّ قَتْلِي۔ یعنی مَیں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والے نبی ہیں اور مَیں اپنے اس ایمان کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی خواہ اس کے لئے مجھے قتل بھی کردیا جائے۔ بہرحال اس کے بعد نہ صرف یہ کہ انہوں نے گھر آکر مجھے مبارکباد بھی نہ دی بلکہ اکثر نے مجھ سے قطع تعلق کرلیا۔

اس کے بعد ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے ہماری زندگیوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی پیدا کردی اور ابتلا کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ جس کا ذکر مکرمہ سماح محمود صاحبہ کے خاوند مکرم محمد علاونہ صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کے بعد کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے

مظالم کی چند جھلکیاں

(ماہ جنوری 2011ء)

(دوسری قسط)

پاکستانی پولیس اور احمدیہ مسجد میں لکھا ہوا کلمہ طیبہ

۞......چک 30/11 ایل۔ضلع ساہیوال: پاکستان کے مولویوں کا یہ عام مطالبہ ہے کہ احمدیہ مساجد پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ مٹا دیا جائے، مساجد کے گنبد اور مینار مسمار کر دیئے جائیں۔ اکثر حکام ایسے مطالبات پر توجہ نہیں دیتے مگر کبھی کبھی حکام ملاں کے دباؤ میں آ کر کلمہ طیبہ مٹانے کا ''کارنامہ'' بھی کر گزرتے ہیں۔ مگر اب ایسے ''کارناموں'' میں دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اس بابت تازہ شکار ضلع ساہیوال کے گاؤں چک L-30/11 کی احمدیہ مسجد بنی۔ ایک دن پولیس اور دیگر ایجنسیوں کے اہلکار کلمہ مٹانے کے مطالبہ کی تحقیق کے لئے آئے۔ جس پر احمدیہ جماعت کا وفد ضلعی پولیس افسر سے جا کر ملا، جس نے بتایا کہ وہ کلمہ طیبہ ختم کرنا چاہتا ہے، اگلی ملاقات میں اس نے کہا کہ وہ کلمہ مکمل طور پر مٹا دینے کی بجائے کلمہ طیبہ پر لکڑی کا تختہ لگا دینے کی تجویز پر غور کرسکتا ہے۔ مورخہ 24 جنوری کو مقامی تھانیدار اس ''غیر مقدس عمل'' کی تعمیل کے لئے مذکور گاؤں کی مسجد میں آیا۔ پہلے تو اس نے کوشش کی کہ وہ ٹائل ہی توڑ ڈالے جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ جس پر احمدیوں نے اس ''قانون کے رکھوالے'' کو توجہ دلائی کہ تمہیں صرف کلمہ چھپا دینے کا حکم ملا ہوا ہے۔ جس پر اس نے کلمہ طیبہ کے اوپر لکڑی کا تختہ کیل ٹھونک کر پیوست کر دیا اور جاتے ہوئے دھمکی دے کر گیا کہ دوبارہ جب بھی موقع ملا وہ کلمہ ضرور مٹا دے گا۔

مسجد کی تعمیر سے روک دیا گیا

۞......گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ: مقامی احمدیہ جماعت اپنی پرانی مسجد کی تعمیر نو میں مصروف تھی، جب مسجد کی چھت ڈالنے کا وقت آیا تو پولیس نے مزید تعمیراتی کام سے روک دیا۔ دیگر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تھانیدار نے ایک مقامی مولوی کی شکایت پر احمدیہ مسجد کی تعمیر نو کا کام بند کروایا ہے۔ رابطہ کرنے پر پولیس نے کہا کہ احمدی مزید تعمیر سے قبل حکومت سے اس کی اجازت حاصل کریں۔ یہ تو سب کو ہی معلوم ہے کہ حکام بالا سے اپنی عمارت کی تعمیر و مرمت کی نہ تو اجازت کی ضرورت ہے اور نہ ہی احمدیوں کو ایسی اجازت ملنے کی کوئی امید۔ لیکن پولیس کا غیر قانونی اور بدنیتی سے کیا گیا فعل سب پر ظاہر ہے۔

کوٹلی کی احمدیہ مسجد

۞......کوٹلی، آزاد جموں، کشمیر۔14 جنوری: گزشتہ کئی رپورٹس میں کوٹلی میں مذہبی منافرت پھیلانے والوں کے ''کارناموں'' کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور ایسے حالات میں سرکاری انتظامیہ کی بے بسی اور مُلّاؤں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کا بھی تذکرہ گزر چکا ہے۔ اسی تناظر میں ماہ ستمبر میں مذہب کے نام پر غنڈہ گردی کرنے والے ایک گروہ نے شہر کی احمدیہ مسجد پر حملہ کیا تھا۔

تازہ اطلاع یہ ہے کہ مورخہ 14 جنوری کی رات گیارہ بجے دو آدمی مسجد سے ملحقہ مکان کی چھت سے مسجد کے اندر گھسے، ان آدمیوں کے مسجد کے اندر اترنے کی آواز سن کر سکیورٹی گارڈ چوکنا ہو گیا۔ جس پر وہ دونوں مجرم فوراً مسجد کے مرکزی گیٹ کی جانب دوڑے، دروازہ کھولا اور باہر کھڑے کئے ہوئے اپنے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فرار ہو گئے۔

ایک احمدی پر حملہ

۞......چک 70 م ل۔ضلع بھکر۔ 30 دسمبر 2010ء: مکرم قمر احمد صاحب اپنے گاؤں میں ایک چھوٹا سا میڈیکل کلینک چلاتے ہیں۔ اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے نگران بھی ہیں۔ ایک شام پانچ مسلح غنڈوں نے انہیں گھر کی راہ میں روک لیا، شدید زدوکوب کیا اور اس دوران نعرے لگاتے رہے کہ مرزائی تو کسی بھی مجرم سے کوئی بدلہ نہیں لے سکتے ہیں۔ مکرم قمر احمد صاحب شدید فکرمند ہیں۔

بد ارادے

۞......لاہور۔7 جنوری: شالامار ٹاؤن لاہور کے مربی ہاؤس کے قریب کھڑے تین آدمیوں کو مشکوک جان کر ایک احمدی خادم نے ان کے قریب جا کر اپنی موٹر سائیکل روکی اور نیچے جھک کر اپنا موٹر سائیکل ٹھیک کرنے کے بہانے ان لوگوں کی گفتگو سننے لگا۔ ایک آدمی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ ''ان احمدیوں کا مبلغ اس گھر میں رہتا ہے۔ اب اگر ہم اس مربی کو قتل کر دیں تو باقی کام خود ہی ٹھنڈا پڑ جائے گا''

پاکستان کی احمدی انتظامیہ نے تمام مربیان اور عہدیداران کو اپنی حفاظت اور اپنے گردوپیش کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ہدایت جاری کر دی۔

جنوبی پنجاب کی صورت حال

۞......بہاولپور: جنوبی پنجاب گزشتہ ایک مدت سے بڑھتی ہوئی شدت پسندی، دہشت گردوں کی آماجگاہ بن جانے اور دیگر ناپسندیدہ وجوہات کی بنا پر خبروں میں جگہ پا رہا ہے۔ اس علاقہ کے احمدی مسلسل حکومت کے کاغذات میں ''کالعدم'' مگر مکمل متحرک تنظیموں، مجلس تحفظ ختم نبوت اور مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی پارٹیوں کے ہاتھوں تکالیف اٹھا رہے ہیں۔

تازہ اطلاعات کے مطابق چک نمبر 9/BC کے احمدی مذہبی منافرت پھیلانے کی کمائی کھانے والے مُلّاں کے نشانے پر ہیں۔ مثلاً یہ مولوی آج کل ایک احمدی مکرم مظفر احمد صاحب کے ذاتی سکول کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ گلی محلوں میں نفرت اور تشدد پر اکسانے والے سٹیکرز اور بینرز لگا کر یہ مولوی ''خدمت اسلام'' کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مثلاً جب مورخہ 21 جنوری کو یہ مولوی ایک غیر احمدی کی دوکان کے باہر ایسا زہریلا پوسٹر چسپاں کرنے لگے تو دوکان کے مالک نے منع کیا، جس پر مولوی مشتعل ہو گئے اور اس دوکاندار کے سر پر ضرب لگائی جس کی وجہ سے اس کو ہسپتال داخل کروانا پڑا۔ پولیس نے مولوی حضرات کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تمام دوکانداروں نے مذہب کے نام پر غنڈہ گردی کرنے والوں کے خلاف پولیس کے ساتھ تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔

مذکورہ بالا پوسٹر ختم نبوت کمیٹی بہاولپور کی جانب سے جاری کردہ ہے۔ اس کمیٹی نے اپنے غیر قانونی کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوسٹر کے اوپر اپنا پتہ لکھنے سے گریز کیا ہے۔ اور صرف اپنے موبائل فون نمبرز لکھے ہیں۔

0301 7757602, 0300 6812976, 0301 7756983

انہی مولویوں نے ایک اور پوسٹر شائع کروایا جس پر درج تھا کہ لوگ ''قادیانی، مظفر پبلک سکول، چک نمبر 98C بغداد بہاولپور'' کے خلاف جلوس میں شامل ہوں۔ پوسٹر کے مطابق احتجاجی جلوس مورخہ 24 جنوری کو دن دس بجے حسینی چوک سے ڈپٹی کمشنر چوک بہاولپور تک جائے گا۔ اس پوسٹر میں سکول پر الزام ہے کہ وہ ''نوجوانوں کو غیر شعوری طور پر نبی کریم ﷺ کے خلاف اکسانے کی سازش کر رہا ہے''۔ پوسٹر کے مطابق اس جلوس کے منتظمین درج ذیل ہیں۔

......انجمن طلبہ اسلام

......شبان ختم نبوت سٹوڈنٹ بہاولپور

......سنی تحریک بہاولپور

......المحمدیہ سٹوڈنٹ بہاولپور

......شعلہ سٹوڈنٹس الرحمت ٹرسٹ بہاولپور

لاہور میں احمدیوں کی مخالفت اور دشمنی

۞......مجلس تحفظ ختم نبوت، پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کے قتل کے بعد بہت زیادہ متحرک اور بیباک ہو چکی ہے۔ اور لاہور کے مختلف علاقوں میں ''ردّ قادیانیت کورسز'' کروانے کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ بعض جگہ پر کورس کا دورانیہ تین روز اور بعض جگہ محض ایک روز ہے۔ یہ کورسز لاہور میں درج ذیل جگہوں پر منعقد کروائے جا رہے ہیں: جامعہ عثمانیہ میکلوڈ روڈ، ادارۃ الفرقان شادی پورہ بند روڈ، جامعہ صدیقیہ فاروقیہ ٹاؤن شپ، ادارۃ الفرقان للبنات شادی پوری بند روڈ، جامع نور حکیماں والی مسلم آباد طارق شہید روڈ۔ وغیرہ وغیرہ

شہر میں ان کورسز کا چرچہ سٹیکرز اور بینرز کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے تمام متعلقہ اداروں کو اس طرف متوجہ کر دیا گیا ہے۔

دھمکی آمیز پمفلٹ

۞......بدین سندھ: ایک دھمکی آمیز مطبوعہ ورق، سندھ کے ضلع بدین کے گوٹھ صابن دستی میں گردش کر رہا ہے۔ اس تحریر میں اس علاقہ کے ایک معروف احمدی تاجر کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو دعوت عام دی جا رہی ہے کہ اس شخص کو قتل کر دیں۔ اس پیغام کا مفہوم ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

قادیانیوں کا قتل نہایت ضروری ہے

قادیانیوں پر لعنت۔ منافقین پر لعنت

سیٹھ ناصر قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ غریب مسلمانوں کو گندم، بیج اور کھادیں ادھار بیچتا ہے اور پھر ان پر دباؤ ڈالتا ہے کہ وہ قادیانی ہو جائیں۔ ایسے مرتد کا قتل اور سارے پاکستان میں اس کا کاروبار ختم کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے کہتے ہیں کہ وہ فوراً اس بارہ میں ایکشن لے ورنہ عوام کو خود یہ ''فریضہ'' سرانجام دینا پڑے گا۔

ضلع بدین میں صابن دستی کے قادیانی سیٹھ ناصر پر لعنت ہو۔

یونائیٹڈ مسلم موومنٹ

اس زہریلے اشتہار میں تحریر کے نیچے مکرم سیٹھ ناصر صاحب کو ایک کتے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

ضلع لیہ میں مذہبی دیوانوں کی پیدا کردہ بدامنی

۞......چک نمبر 172TDA: ایک احمدی مکرم مہتہ اے باجوہ صاحب اپنی تجارت کے لئے ایک دوکان کی تعمیر میں مصروف تھے کہ چند بدمعاش آ دھمکے اور انتہائی فحش اور غلیظ زبان استعمال کی اور احمدیوں کو توہین کا مرتکب قرار دے کر قتل و غارت کی دھمکیاں دینے لگے۔ صورت حال کافی کشیدہ ہو گئی۔ مگر خوش نصیبی سے فوری طور پر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا۔ اگلے ہی دن پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر صاحب کا قتل کر دیا گیا۔ جس پر مولویوں نے مقامی مسجد میں ایک جلسہ کیا اور اعلان کیا کہ سلمان تاثیر گستاخ تھا، قادیانی تھا، ان کا ہمدرد تھا اور واجب القتل تھا اس جلسہ میں باآواز بلند عوام کو احمدیوں کے خلاف اکسایا گیا۔

معاشی مقاطعہ

۞......خوشال آباد، ضلع کوٹلی، 9 جولائی 2009: مکرم محمد امتیاز صاحب کو اس وقت شدید معاشی بائیکاٹ برداشت کرنا پڑا جب انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور برادری کو بتایا کہ وہ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ انسٹھ لوگوں نے اپنے اپنے خاندان کی نمائندگی میں ایک کاغذ پر دستخط کر کے مکرم محمد امتیاز صاحب کے خلاف مکمل معاشی بائیکاٹ کا اعلان کیا جس پر امتیاز صاحب کو اپنا گھر بار چھوڑ کر نئی جگہ منتقل ہونا پڑا۔

توہین رسالت کا جھوٹا الزام اور بعد کی صورت حال

۞......ربوہ: ضلع فیصل آباد میں 2004 میں ایک مولوی اور اس کے چیلے نے ایک نومبائع مکرم محمد اقبال صاحب پر توہین رسالت کا بے بنیاد الزام لگایا اور اس احمدی کو گرفتار کر کے عمر قید سنا دی گئی۔ مکرم اقبال صاحب نے اس ظالمانہ فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ اپنی اپیل کی سماعت کی تاریخ ملنے تک مکرم اقبال صاحب چھ سال پابند سلاسل رہے۔ بالآخر گزشتہ سال ان کی اپیل منظور ہوئی اور اس بھیانک مقدمے سے جان چھوٹ گئی۔

مکرم اقبال صاحب بظاہر تو کئی سال کے ابتلاء

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو ایک تو اپنے دینی علم میں اضافے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کو پتہ ہونا چاہئے مَیں کیا ہوں؟ کون ہوں اور کیوں ہوں؟ دوسرے سب سے بڑھ کر یہ کہ ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اس کے فضل کے بغیر کوئی بھی کام نہیں ہوسکتا۔

چاہے پاکستان کے طاقتور ہوں یا انڈونیشیا کے یا بنگلہ دیش کے یا کسی عرب ملک کے یا کسی بھی ملک کے، وہ سب طاقتوں اور قدرتوں والے خدا کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے جس کے علم نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ والے ہی غالب آیا کرتے ہیں۔

یہ ایسی نہ تبدیل ہونے والی سنّت ہے جس نے پہلے بھی دشمن کے بدانجام کے نمونے دکھائے اور آج بھی دشمن کے بدانجام کے نمونے دکھا رہی ہے اور دکھائے گی۔

دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اور کروٹ لے رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ احمدیت کے حق میں عظیم نظارے دکھانے والے بننے والے ہیں۔

مکرم تراری مرزوکی صاحب المعروف امام ادریس آف مراکش کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04/ مارچ 2011ء بمطابق 04/امان 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۔وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۔فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۔فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً ۔وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلاً ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْآ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ۔ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا (فاطر:44-45)

اِن آیات کا ترجمہ ہے کہ زمین میں تکبر کرنا چاہتے تھے اور بُرے مکر کرنا چاہتے تھے۔ اور بُری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود اُس تدبیر کرنے والے کو۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں (پر جاری ہونے والی اللہ) کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا جو اُن سے پہلے تھے حالانکہ وہ قوت میں اُن سے بڑھ کر تھے؟ اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں یا زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز کر سکے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) قدرت رکھنے والا ہے۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم اس یقین پر اور ایمان پر قائم ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں کیونکہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت ہم آپ کے شاملِ حال دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ سے وعدے کئے اُنہیں ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے سلوک ہمارے ایمان اور یقین میں مزید پختگی پیدا کرتا ہے۔ بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی جن باتوں کی آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنی جماعت کو اطلاع دی اور ہمیں بتایا ہم اُن باتوں کو بھی پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے نبوت کا مقام عطا فرمایا۔ لیکن ایسی نبوت جو غیر تشریعی نبوت ہے، ظلّی نبوت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی ہونے کی ایک معراج ہے۔ یہ مقام اللہ تعالیٰ نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے کہ آپ کا اُمّتی آپ کے انتہائی عشق اور غلامی کی وجہ سے نبوت کا اعزاز پا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مخالف مسلمانوں کے دوسرے فرقے اپنے علماء کے غلط رنگ میں اس مقامِ نبوت کی تشریح کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف جب موقع ملے، جہاں موقع ملے، نہ صرف آوازیں اُٹھاتے رہتے ہیں بلکہ جس حد تک تکلیف پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس مخالفت میں بعض اوقات تمام حدوں کو پار کر جاتے ہیں۔

بہرحال جماعتیں جب ترقی کرتی ہیں، پھیلتی ہیں تو اس ترقی کو دیکھ کر مخالفین کھلی دشمنیاں کر کے اپنی طاقت کے استعمال سے اور اُن سہاروں کے استعمال سے جن کو وہ بہت طاقتور اور قدرت والا سمجھتے ہیں، اِس ترقی کو روکنے کی ہر طرح کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر مختلف طریقوں سے کمزور ایمان والوں کو کم تربیت یافتہ کو یا کچے ذہنوں کو جو جوانی کی عمر میں پہنچنے والے ہوتے ہیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھا ہوا ہوتا ہے، بڑی چالاکی سے اپنی باتوں کے جال میں پھنسانے کی کوشش کر کے انہیں حق سے دور لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو ایک تو اپنے دینی علم میں اضافے کی کوشش کرنی چاہئے، اُس کو پتہ ہونا چاہئے مَیں کیا ہوں؟ کون ہوں؟ اور کیوں ہوں؟ تا کہ ایسے چھپے دشمنوں کا جواب دے سکیں۔ دوسرے سب سے بڑھ کر یہ کہ ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اُس کے فضل کے بغیر کوئی بھی کام نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر قسم کے ٹیڑھے پن سے بچنے کے لئے یہ دعا بھی سکھائی ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں ہدایت دے، ہمیں ہدایت دینے کے بعد کبھی ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے اور اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پس ایمان کی سلامتی بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے، خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہوتی ہے۔ اس لئے ایک عاجز بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلبگار رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ بعض لوگ بعض دفعہ مجھے خط بھی لکھ دیتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی نہ کہو یا لوگوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے ہی اس قسم کی باتیں ہوتی تھیں کہ اس سے جو مخالفت ہے اس میں کمی آ جائے گی۔ اِس لئے اگر یہ لفظ نہ استعمال کیا جائے تو کیا حرج ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ''جو امور سماوی ہوتے ہیں اُن کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہئے'' (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا جو بیان ہو گیا اور جو باتیں خدا تعالیٰ نے کہہ دیں، اُن کو کہنے سے ڈرنا نہیں چاہئے) ''اور کسی قسم کا خوف کرنا اہلِ حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ اُن کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے، جبھی تو لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (المائدہ:55) کے مصداق ہوئے''۔ فرمایا ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں''۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے''۔

(کوئی نئی شریعت والی نبوت نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو منسوخ کر رہی ہو اور نئی کتاب لائے)'' ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں''۔ فرمایا'' بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے؟''۔ (ملفوظات جلد نمبر5صفحہ 446,447مطبوعہ ربوہ)

پس فرمایا: یہ الہام تو دوسروں کو بھی ہو جاتے ہیں لیکن کثرت سے جو الہام ہوتے ہیں، کثرت سے اللہ تعالیٰ جو باتیں کرتا ہے تو یہی نبوت کا مقام ہے اور اس تعریف کی رو سے مَیں نبی ہوں۔ ورنہ الہام تو اوروں کو بھی ہو جاتے ہیں۔

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک کھلا اور واضح اعلان ہے اور یہ عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابی داود کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر4324)

پس جب مسیح موعود مانا ہے تو نبی بھی ماننا ضروری ہے۔ باقی رہی مخالفتیں، تو وہ الٰہی جماعتوں کی ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی اور یہی الٰہی جماعتوں کی نشانی ہے کہ اُن کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے جابر سلطان اور اُن کے جتھے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور آخر ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ تمام جتھے ختم ہو جاتے ہیں، تمام طاقتیں اپنی موت آپ مر جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی غالب آتی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف تدبیریں کرنے والے تمام متکبر خود اپنی ہی تدبیروں کے جال میں پھنس جائیں گے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جتھے اور ہمارے اوپر ہمارے دنیاوی آقاؤں کی چھت ہمیں نبی اور اس کی جماعت کے خلاف تدبیروں میں کامیاب کر دے گی تو یہ اُن کی بھول ہے۔ آخری کامیابی یقیناً الٰہی جماعتوں کی ہی ہوتی ہے۔ سازشوں اور جھوٹی سکیمیں بنانے میں چاہے جتنے بھی اُن کے ذہن تیز ہوں، وہ خدا تعالیٰ کی تدبیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مومنوں کو یہ کہہ کر تسلی فرمائی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اصولی فیصلہ اور عمل ہے کہ وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ (فاطر:44) کہ گندی اور ناپاک تدبیریں تو ان تدبیر کرنے والوں کے علاوہ کسی کو گھیرے میں نہیں لیتیں۔ یعنی صرف وہی اُس کے گھیرے میں آ جاتے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کے دوسرے قانون کے تحت قربانیوں کا دور بھی چلتا ہے لیکن آخری کامیابی خدا والوں کو ہی ہوا کرتی ہے۔ نبی اور اس کی جماعت کو ہی ہوا کرتی ہے اور اس کے دشمن یقیناً سزا کے مورد بنتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ یہ ایسی نہ تبدیل ہونے والی سنت ہے جس نے پہلے بھی دشمن کے بدانجام کے نمونے دکھائے اور آج بھی دشمن کے بدانجام کے نمونے دکھا رہی ہے اور دکھائے گی۔ اس کے بڑی نمونے تو خدا تعالیٰ اپنے وقت پر دکھائے گا جیسا کہ اس دوسری آیت میں ذکر ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ لیکن مومنوں کے ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف وقت میں اِن تکبر کرنے والوں اور حق کے مخالفین کی تدبیروں اور کوششوں کی ناکامی کے چھوٹے چھوٹے نظارے دکھاتا رہتا ہے۔

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں اِن نام نہاد مُلّاؤں کے چیلوں نے جو ظالمانہ کارروائی کی اور وہ خود بھی اُس میں شامل تھے۔ اِس کے بعد مُلّاں کو مزید جرأت پیدا ہوئی اور باقی جگہوں کے اِن نام نہاد مولویوں نے بھی کہا کہ ہم کیوں پیچھے رہ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ یکم مارچ کو جکارتہ میں ایک بڑا جلوس نکالا جائے گا جس میں لاکھوں آدمی شامل ہوں گے۔ اور انہوں نے اُس کی بڑی تیاری کی تھی اُس جلوس میں ہمارا یہ مطالبہ ہوگا کہ احمدیوں کو مکمل طور پر بین (Ban) کرو۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہنا چھوڑ دیں۔ یا پھر اگر مسلمان کہلوانا ہے تو ہمارے میں شامل ہو جائیں۔ ورنہ ہم اُس وقت تک اس احتجاج کو جاری رکھیں گے جب تک یا حکومت یہ فیصلہ نہیں کر دیتی یا صدرِ مملکت کو ہم اُن کے صدارتی محل سے باہر نہیں نکال دیتے۔ اور جتنا بڑا plan تیار ہو رہا تھا اس پر جماعت انڈونیشیا کو بھی خیال تھا اور فکر بھی تھی کہ اس مخالفت، احتجاج اور جو جلوس کا اِن کا plan ہے اس کی شدت کا جو اندازہ لگایا جا رہا ہے، وہ بہت زیادہ ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ معمولی سا اور بے وقعت قسم کا ایک جلوس نکلا اور وہ بھی اپنے وقت سے بہت پہلے ختم ہو گیا۔ اِن کے جلوس کے اِس plan سے چند دن پہلے اللہ تعالیٰ نے حکومتی پروردہ مولویوں کے دل میں یہ ڈالا کہ ہم جلسہ کریں، اور ایک بہت بڑا جلسہ ہو گیا جس میں صدرِ مملکت خود بھی چلے گئے۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جو تدبیریں تھیں اُن کے ردّ کرنے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ بہرحال ہمارے تو نہ یہ حکومتی مولوی سگے ہیں نہ حکومت مخالف مولوی۔ لیکن اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ مخالفین کی آپس میں سر پھٹول ہو جاتی ہے۔ تو اِس جلسے کی وجہ سے جو پہلے ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اِس شدت پسند جلوس کے ناکام ہونے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ بہرحال ہم حکومت کے بھی شکر گزار ہیں کہ اس کے بعد سے عمومی طور پر حکمرانوں کا رویہ، سوائے ایک دو وزراء کے، جماعت کے حق میں بہتر رہا ہے۔

یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جس طرح لاہور کی شہادتوں کے بعد افریقہ کے بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے افرادِ جماعت کے اخلاص اور وفا کے نظارے دکھائے اور اُن میں بیعتیں بھی ہوئیں، اسی طرح انڈونیشا کے واقعہ نے بھی جماعت کے حق میں راستے کھولے ہیں اور سعید فطرت لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی ہے۔

افریقہ کے ایک ملک سے مربی صاحب نے لکھا کہ مَیں نے انٹرنیٹ پر انڈونیشیا کا یہ واقعہ دیکھا اور سخت بے چینی تھی، بڑی جذباتی کیفیت تھی۔ مَیں اُس کو دیکھ کر روتا رہا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن اتفاق سے شام کو علاقے کے بعض غیر از جماعت معززین اور اُن کے علماء کے ساتھ ایک تبلیغی نشست تھی تو کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس میں ٹی وی پر یہ جو ساری بہیمانہ کارروائی ہوئی تھی اُس کی ریکارڈنگ لگا دی اور اُن مہمانوں سے کہا کہ پہلے آپ یہ دیکھ لیں پھر بات شروع کرتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل بھی بتا دی کہ احمدیوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں نے یہ ریکارڈنگ لگائی ہے تو ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ ایک مَعْلَم (وہاں کے علماء جو مولوی یا امام ہیں اُن کو افریقہ میں مَعْلَم کہتے ہیں) کھڑے ہو گئے اور اُن کا جو طریقہ ہے سر پر ہاتھ رکھ کے دھاڑیں مار مار کے رونے لگ گئے کہ یہ مسلمان ہیں جو یہ ظلم و بربریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ ایسے مسلمانوں کے اس اسلام سے تو مَیں توبہ کرتا ہوں اور مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مَیں آج سے احمدی ہوں۔ میری فوری بیعت لے لیں۔ وہ مذہبی بحث تو بعد میں ہونی تھی، جو مجلس لگنی تھی وہ تو بعد میں ہونی تھی، اُس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے امام کو اِن کی حرکتیں دیکھ کے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آگے انہوں نے کہا کہ مَیں یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ اِن تین شہداء کے بدلے انشاء اللہ تعالیٰ مَیں تین گاؤں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی گود میں لاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق عطا فرمائے۔

تو دشمن چاہے چھُپ کر تدبیر کرے، پیار بھرے انداز میں تدبیریں کرے یا کھل کر دشمنی کرے تا کہ یہ نبی کے ماننے والے خوفزدہ ہو کر یا کسی طریقے سے بھی پیچھے ہٹ جائیں لیکن مضبوط ایمان والوں کا خوفزدہ ہونا تو ایک طرف رہا اِن کی تدبیریں نیک فطرتوں کے سینے فوراً کھول کر احمدیت کے حق میں ایسی ہوا چلاتی ہیں کہ جو کام ہمارے مبلغین سال میں نہیں کر سکتے وہ دشمنوں کے مکروں سے ہمارے حق میں ایک لمحے میں ہو جاتا ہے۔ پس کون ہے جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک سکے؟ لیکن ان تکبر کرنے والوں کو کبھی سمجھ نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ وہ اپنی سنّت میں تبدیلی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی سنّت ایک اُس کی تقدیر غالب آنے کی سنّت ہے اور دوسرے ایسے ظالموں کو تباہ کرنے کی سنّت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارننگ ہے کہ اگر پہلے لوگ اس مخالفت کی وجہ سے اپنے بدانجام کو پہنچے تو آج بھی وہی خدا ہے اور اُسی طاقتوں کے مالک خدا کے وعدے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا زمین میں نہیں پھرے۔ اَوَلَمْ یَسِیْرُوا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَکَانُوْآ اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّةً (فاطر:45) کہ کیوں دیکھتے اور جائزہ نہیں لیتے کہ قوموں کی تباہی کی تاریخ تمہیں کیا بتا رہی ہے۔

آج کل تو ٹی وی پروگراموں میں، رسالوں میں، گھر بیٹھے ہی پُرانے دفینوں کے نظارے ہو جاتے ہیں کہ کتنی قومیں تھیں جو مختلف آفات کی وجہ سے دفنا دی گئیں، پوری کی پوری بستیاں زمین میں دفن ہو گئیں۔ بلکہ اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب زلزلے آتے ہیں تو کئی بستیاں دفن ہو جاتی ہیں۔ تو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے یہ بھی بڑا عبرت کا مقام ہے۔ قرآنِ کریم میں ان کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تو عقل کے ناخن لینے کی پہلے ہی ہدایت کر دی تھی کہ ہوش سے کام لینا، اس قسم کی حرکتیں نہ کرنا کہ پہلی تاریخ تم پر بھی دہرائی جائے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان باوجود اس تنبیہ کے اس عبرتناک تنبیہ کو بھول گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر بڑے تکبر کرنے والے اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرنے والے اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں سرشار کو فرماتا ہے کہ تمہارے یہ تکبر کچھ کام نہیں آئیں گے۔ فرمایا وَکَانُوْآ اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّةً ۔ کہ وہ بڑے طاقتور لوگ تھے جو تمہارے سے پہلے تھے۔ ایک تو وہ تمہاری آج کی حکومتوں سے زیادہ طاقتور تھے۔ دوسرے اُن نبیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور تھے۔ دنیاوی حیثیت سے نبیوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ کی لاٹھی چلی، جب اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو فنا کرنے کا ایک فیصلہ کیا تو سب فنا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس سنّت کا ذکر فرما کر ہر زمانے کے طاقتور اور فرعون اور اُن کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

پروردوں کو بتا دیا کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے مقابلے میں تمہاری طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ دوسرے اللہ والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمایت کا اعلان بظاہر اُن کی کمزور حالت کے باوجود انہیں طاقتور بنا دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طاقت اُن کے پیچھے ہوتی ہے۔ اور طاقتور سمجھے جانے والے، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ قصہ پارینہ بن جاتے ہیں، ختم ہو جاتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں تھے اور کہاں گئے؟ پس اللہ والوں کے مخالفین کو ہوش کرنی چاہئے اور اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ کہ آسمان اور زمین میں کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے۔ پس ایک بیوقوف قوم جو ہے وہ یہی سمجھتی ہے یا بعض علاقوں کے، بعض ملکوں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم طاقتور ہیں۔ ہم ان تھوڑے سے اور معمولی حیثیت کے لوگوں کو زیر کر لیں گے۔ دنیاوی نظر سے دیکھا جائے تو یہ بیوقوفی نہیں، بڑی صحیح سوچ ہے کیونکہ طاقتور اور چالاک غالب آ جاتے ہیں۔ اور جب ہم دنیا کے حالات دیکھتے ہیں، آج کل بھی دیکھ لیں، طاقتور اور چالاک ہی ہیں جنہوں نے دنیا پر حکومت کی ہوئی ہے، حکومت کر رہے ہیں اور بظاہر مومن کہلانے والے اُن کے قبضے میں ہیں لیکن یہاں مقابلہ دنیاوالوں کا دنیا والوں کے ساتھ نہیں ہے۔ جب جماعت احمدیہ کا سوال آتا ہے، جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا سوال آتا ہے تو دنیا والوں کا مقابلہ اللہ والوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ ایک الٰہی جماعت کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دنیاوی اصول نہیں چلے گا بلکہ یہاں وہ جیتے گا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کھڑا ہو کر یہ اعلان فرمائے گا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ جسے کوئی عاجز کر سکے۔

پس آج اس زمانے میں ہمارے لئے یہ خوشخبری ہے لیکن ساتھ ہی ایک ذمہ داری کی طرف بھی توجہ ہے کہ اُس اللہ والے سے حقیقی رنگ میں جُڑ کر اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کریں۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کی سنّت خاص نشان دکھاتی ہے۔ اپنی عبادتیں، اپنی دعائیں، اپنے عمل اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس کی نشاندہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے اور جس کو کھول کر زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی موعود نے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر ہم نے اس اصول کو حقیقت میں پکڑ لیا تو چاہے پاکستان کے طاقتور ہوں یا انڈونیشیا کے یا بنگلہ دیش کے یا کسی عرب ملک کے یا کسی بھی ملک کے ہوں، وہ سب طاقتیں اور قدرتوں والے خدا کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ جس کے علم نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ والے ہی غالب آیا کرتے ہیں۔ جن کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید ہو وہی غالب آیا کرتے ہیں۔ پس ان مخالفین کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اشارے کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو غالب آنا ہے۔ اُس وقت کوئی عذر کام نہیں آئے گا کہ یہ وجہ ہو گئی اور وہ وجہ ہو گئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی آخری تقدیر چلتی ہے تو پھر سب کچھ فنا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائے گا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ مَیں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا اور مَیں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹادوں گا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا؟ کیا تُو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا؟ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے؟''

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 67)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص حبیب اور وفادار بندے ہیں اُن کا صدق خدا کے ساتھ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اُس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینوں اور مولویوں میں سے اُن کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اس سے نہیں بلکہ خدا سے ہوتا ہے۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعے سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے، ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر سے ہلاک کر دے۔ فرمایا کہ ''اگر دو کشتیوں کا باہم ٹکراؤ ہو جائے'' (دریا میں دو کشتیوں کا ٹکراؤ ہو جائے تو) ''جن میں سے ایک ایسی ہے کہ اس میں بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے، مع اپنے خاص ارکان کے سوار ہے۔ اور دوسری کشتی ایسی ہے جس میں چند چوہڑے یا چمار یا سانسی بدمعاش بدوضع بیٹھے ہیں۔ اور ایسا موقع آپڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس میں ہے کہ دوسری کشتی مع اس کے سواروں کے تباہ کی جائے تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہو گی؟ کیا اُس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائے گی یا اُن بدمعاشوں کی کشتی کہ جو حقیر و ذلیل ہیں تباہ کر دی جائے گی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی اور اُن چوہڑوں چماروں کی کشتی تباہ کر دی جائے گی اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اُن کے ہلاک ہونے میں خوشی ہو گی کیونکہ دنیا کو بادشاہِ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے اور اُس کا مرنا ایک عالَم کا مرنا ہے۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مرگئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام میں نہیں آ سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مُرسَلوں کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہو جاتا ہے تو گو وہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دیں اُنہیں کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہیں کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسَل کو مبعوث فرماتا ہے اُس کو ضائع کرے کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہو گا۔ اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کرے گا؟ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے، سو یہ اچھا ہے''۔ (یعنی بڑا ہونے کی وجہ سے یہی ٹھیک ہیں) ''اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مساجد میں جمع ہوتے ہیں، کیا یہ بُرے ہیں؟ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں میں محبتِ الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک ایسا خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مَیں بیان کرسکتا تو بیان کرتا لیکن مَیں کیا بیان کروں؟ جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہیں کر سکا۔ خدا کے باوفا بندوں کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر روح گرتی ہے کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہیں کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن۔ جلد20 صفحہ 71-72)

پس مخالفین کی ہزاروں کوششوں نے آپ کی ترقی میں ذرا سا بھی فرق نہیں ڈالا۔ اس لئے کہ ان کے ہر مکر کو اللہ تعالیٰ اُن پر اُلٹا دیتا تھا اور آج تک یہ نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جب تک ہم اپنے ایمانوں میں مضبوط رہیں گے، ہم جماعتی ترقی کے نظارے دیکھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے......''۔

فرمایا کہ: ''......اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اَور مُنہ ہوتے ہیں اَور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ مَیں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے''۔ (اربعین نمبر3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 399-400)

فرمایا: ''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اُس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا؟ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس:31)۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں، اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا؟ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا

گیااور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 66-67)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام کی سچائی تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا سلوک تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ایشیا کے ممالک میں بھی اور جزائر میں بھی، یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی اور افریقہ کے سرسبز علاقوں میں بھی اور ریگستانوں کی دور دراز آبادیوں میں بھی احمدیت کو پھیلا دیا ہے، اور بڑی شان سے نہ صرف پھیلا دیا ہے بلکہ بڑی شان سے پنپ رہی ہے، بڑھ رہی ہے اور پھیل رہی ہے۔ ہر احمدی کی ہر قربانی ہمارے لئے نئی منزلوں کے حصول کا ہی ذریعہ بنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اِن فضلوں کا حصہ بننے کے لئے، اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے پہلے سے بڑھ کر ہمیں دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اور کروٹ لے رہے ہیں یہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے حق میں عظیم نظارے دکھانے والے بننے والے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس ان دنوں میں خاص طور پر، خاص طور پر دعاؤں پر، دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی بھی فرمائے اور ہمارا کوئی عمل ایسا نہ ہو جو ہمیں اس ترقی کو دیکھنے سے محروم رکھے۔

آخر میں ایک افسوسناک اعلان ہے۔ ایک جنازے کا اعلان ہے میں ابھی جمعہ کی نماز کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم تراری مرزوکی صاحب المعروف امام ادریس کا جنازہ ہے۔ مراکش کے تھے۔ گزشتہ دنوں پچھتر (75) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انہوں نے 2002ء میں بیعت کی تھی اور امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد ان کے پاس جاتا تھا۔ بڑی تبلیغی نشستیں لگتی تھیں۔ امام تھے اور بڑے صاحبِ علم آدمی ہیں۔ مَیں اُن کو ملا ہوں۔ تو یہ کوئی نہ کوئی راستہ نکلنے کا، فرار کا نکال لیتے تھے۔ ماننا نہیں ہوتا تھا۔ علماء کی جس طرح ضد ہوتی ہے اس کا ان پر بھی اثر تھا۔ بہر حال کہتے ہیں ایک دن تبلیغی نشست تھی، ہم بیٹھے تھے۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ ان سے باتیں کرنا تو یہی ہے کہ پتھروں سے سر ٹکرانا۔ تو ان کو چھوڑیں۔ اُس پر یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اٹھتے ہوئے اُن کو اعجاز المسیح جو کتاب ہے وہ دے دی کہ اس کو پڑھیں اور چند دنوں کے بعد وہ آئے اور کہا کہ میری بیعت لے لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی اور جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے فرانس میں strasburg کی ائمہ کمیٹی کے مستقل رُکن تھے اور مسلمانوں کی مسجد میں خطبہ بھی دیا کرتے تھے۔ تمام ائمہ ان کی قابلیت اور ایمانداری کی تعریف کرتے تھے لیکن جب لوگوں کو ان کی احمدیت کا پتہ چلا تو سب نے مخالفت شروع کر دی جس پر انہوں نے خود ہی امامت کا کام چھوڑ دیا۔

میری ملاقات اِن سے پہلی دفعہ 2003ء میں فرانس کے جلسے میں ہوئی تھی۔ گزشتہ سال جب مَیں فرانس گیا ہوں تو ان کی کمزوری بہت زیادہ تھی اور نقاہت تھی۔ بیماری بہت بڑھ گئی تھی۔ strasburg میں گیا ہوں وہاں تشریف لائے اور امیر صاحب کو کہا کہ آپ ہر دفعہ کہتے تھے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے لندن چلو لیکن ڈاکٹر مجھے سفر کی اجازت نہیں دیتا تھا اور مجھے بہت زیادہ تکلیف بھی تھی لیکن اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسا انتظام کیا ہے کہ خلیفۂ وقت خود میرے پاس آ گئے ہیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ قرآنِ مجید ہاتھ سے لکھ رہے تھے۔ جب میں strasburg گیا ہوں تو مجھے بھی انہوں نے بتایا کہ مَیں ہاتھ سے لکھ رہا ہوں۔ ان کی لکھائی بھی اچھی تھی۔ مجھے کہا کہ جب مَیں اسے ختم کرلوں گا تو مَیں آپ کو تحفے کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وفات کے وقت بھی ان کے سرہانے قرآنِ کریم اور صد سالہ جوبلی کا سوونیئر پڑا تھا۔ عاملہ کے اجلاسات کے لئے اکثر اپنا گھر پیش کیا کرتے تھے۔ strasburg مسجد کے لئے جب چندے کی تحریک کی گئی تو جو بھی ان کے پاس رقم موجود تھی ساری کی ساری انہوں نے پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ اِن سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اُن کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اِن کے بچے اور باقی عزیز رشتے دار تو احمدی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے بھی سینے کھولے اور اُن کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی چند جھلکیاں
از صفحہ نمبر 4

اور آزمائش سے نجات پا چکے ہیں۔ مگر وہ اپنے گھٹنوں پر وزن ڈال کر بیٹھنے یا جھکنے سے محروم ہو چکے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کو شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جب اس تکلیف کی وجہ پوچھی گئی تو اقبال صاحب کا جواب تھا کہ چھ سال قبل جب انہیں پولیس نے مولوی کی طرف سے بنائے گئے جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کیا تھا تو یہ جسمانی تکالیف انہی ایام کے پولیس تشدد کی اثرات ہیں۔

سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی شخص پر ایسے مقدمہ میں تشدد کیا ہی کیوں گیا؟ مکرم اقبال صاحب کا بیان ہے کہ ’’یہ سب مذہبی دشمنی اور منافرت کے سبب تھا۔ وہ مجھے کافر اور مرتد کہہ کر چھڑیوں سے مارتے۔ آہنی اوزاروں سے میری ٹانگوں پر گھٹنوں سے اوپر اور نچلے حصہ پر تشدد کرتے اور مجھے مجبور کیا جاتا کہ ان سب الزامات کا اقرار کر لوں یعنی وہ سب کچھ جو نہ تو مَیں نے کبھی کہا اور نہ ہی کبھی کیا۔ اور مجھ پر وحشیانہ تشدد کرنے والے یہ سمجھ رہے ہوتے تھے کہ وہ کوئی بہت ہی نیک کام کر رہے ہیں۔‘‘ مکرم اقبال صاحب کی پولیس تشدد سے پیدا ہونے والی مذکورہ بالا معذوری مستقل معلوم ہوتی ہے۔

اقبال صاحب نے مزید بتایا کہ ’’جب مَیں قید سے رہا ہوا تو مجھ پر جھوٹا الزام لگانے والا مولوی اور اس کا جھوٹا گواہ دونوں اسی ہفتے کے اندر اندر مر گئے۔‘‘ اقبال صاحب اس ایمان پر قائم ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشان ہے کہ جھوٹے الزام لگانے پر تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر اقبال صاحب تاحال اپنے آبائی گاؤں واپس جا کر اپنی فصلوں کی دیکھ بھال کرنے اور روزی کمانے سے قاصر ہیں۔

کوہاٹ پولیس اور عدالت زندہ باد

......کوہاٹ۔ 12 جنوری: گزشتہ ماہ ہم نے اپنے قارئین کو بتایا تھا کس طرح کوہاٹ کی مقامی ختم نبوت تحریک کے غنڈوں نے پہلے سے سیل شدہ ایک احمدیہ مسجد کے تالے توڑ کر اس پر قبضہ جما لیا تھا اور ان لوگوں کی سربراہی جمیعت علمائے اسلام فضل الرحمان گروپ کی ٹکٹ پر پاکستان کی قومی اسمبلی کے رکن رہنے والے جاوید ابراہیم پراچہ نے کی تھی اور اس پر پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے احمدیہ مسجد کو واگذار کروا کر پھر مقفل کر دیا تھا۔

اب پولیس نے اپنی محکمانہ ذمہ داری کے تحت، جانتے بوجھتے ہوئے مجرمانہ طور پر کسی غیر کی عبادت گاہ میں بلا اجازت گھسنے، بلوہ کرنے، اور پولیس کے احکامات ماننے سے انکار کرنے جیسے جرائم کی بناء پر مقدمہ درج کر کے تمام فسادیوں کو گرفتار بھی کر لیا ہے اور مقدمہ میں درج ذیل دفعات کا اندراج کیا ہے: PPC 295-A, 295,147/148, 188, 488۔ اس پر یہ ملزمان عدالت میں ضمانت کے لئے پیش ہوئے مگر سیشن کورٹ نے ضمانت منظور نہ کی اور یہ تمام لوگ پولیس کی حراست میں ہیں۔

پاکستان میں کسی بھی ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ایسے کیس میں اس نہج پر معاملہ کرنا کئی لحاظ سے منفرد ہے اور ایک مثال ہے۔ اب اگر سارے پاکستان میں اس نمونے کی تقلید کی جائے تو وہ شدید خطرہ ٹل سکتا ہے جو اس وقت پاکستان کے معاشرے اور ریاست کو مُلّاں کی حرکتوں کی وجہ سے درپیش ہے۔

بقیہ: جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ
از صفحہ نمبر 11

وفاداری ہے۔‘‘ اجلاس کے اختتام پر تمام مہمانوں کے اعزاز میں ایک لنچ کا اہتمام کیا گیا۔

اس جلسہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے ایک خصوصی فضل کا اظہار بہت ضروری ہے جس کا تعلق موسم کے سازگار ہو جانے سے ہے۔ محکہ موسمیات کی پیشگوئی اور بار بار کی warnings کے مطابق جلسہ کی درمیانی رات اور دوسرے دن ایک بہت بڑا cyclone آکلینڈ اور اس کے قرب وجوار کے علاقوں سے ٹکرانا تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر جماعت نے مارکی لگانے کا ارادہ بھی ترک کر دیا تھا اور دوسرے روز چونکہ غیر از جماعت مہمان بھی مدعو تھے اس لئے بہت پریشانی کا سامنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی طرح اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے پیارے مسیح موعودؑ اور اس کے خلیفہ کی دعاؤں کے صدقے موسم کو جماعت کے حق میں سازگار کر دیا۔ اگرچہ ساری رات بارش ہوتی رہی لیکن ہواؤں کی رفتار خطرناک نہ تھی اور پھر تہجد سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل بارش بھی تھم گئی اور اگلا سارا دن موسم صاف رہا۔

اس جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا مشاہدہ اس رنگ میں بھی ہوا کہ پہلی مرتبہ میڈیا نے نمایاں طور پر اس جلسہ کو کوریج دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین اخبارات میں اس جلسہ کی خبر کے ساتھ ایک خصوصی آرٹیکل میں جماعت کی Peace Message Leaflets کی تقسیم کے حوالہ سے مہم کو بھی تعریفی رنگ میں کوریج دی گئی۔ اسی طرح نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹی وی کے نیوز چینل TVNZ 7 نے اپنے رات کے main نیوز بلیٹن میں جلسہ کی خبر کے ساتھ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے نیشنل صدر، محترم محمد اقبال صاحب، کا Live انٹرویو بھی نشر کیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شاملین کو بہت برکتوں سے نوازے اور انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مستحق بھی بنائے جو حضور نے شاملین کے لئے کی تھیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نیوزی لینڈ میں بھی اسلام احمدیت کی فتح کا دن قریب تر لائے۔ آمین

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ۔ (مینجر)

حضرت مصلح موعودؓ کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خسر محترم

حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت کونہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مصلح موعودؓ کے داماد، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بہنوئی اورسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مورخہ 8/ مارچ 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں صبح سواسات بجے بعمر 91 سال وفات پاگئے۔ اِنَّـا لِلّٰـہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن َ۔آپ کافی عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے علیل تھے۔ چند دنوں سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل تھے۔

آپ مورخہ 24/نومبر 1920ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ہے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے بی اے اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کیا۔آپ خداتعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی تھے۔حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زمینوں واقع ناصر آباد اور محمود آباد سندھ کی نگرانی آپ کے سپرد کی۔ جہاں آپ 1960ء تک بطور مینیجر کام کرتے رہے۔ 1962ء تا 1968ء نصرت آباد فضل بھنبھر وسندھ میں ٹھیکہ پر زمین لے کر کام کیا۔1968ء کے بعد محمود آباد سندھ میں اپنی زمینوں پر کچھ عرصہ تک رہے۔1982ء تا 1993ء وکالت تبشیر تحریک جدید میں آنریری طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔بوجہ بیماری اس خدمت سے سبکدوش ہوئے۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ہوئی۔ اس طرح آپ کوحضرت مصلح موعود کی دامادی میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ جن کی وفات جولائی 2001ء میں ہوئی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہمشیرہ محترمہ تھیں۔حضرت اُمّ طاہر محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی پھوپھی تھیں۔

آپ نے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

☆محترم سید مولود احمد شاہ صاحب ربوہ۔

☆محترم سید خالد احمد شاہ صاحب (ناظر مال خرچ)

☆محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب(ناظر زراعت وامور خارجہ)

☆محترم سید طارق احمد شاہ صاحب کینیڈا

☆محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ (اہلیہ محترم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ربوہ)

☆محترم سید صہیب احمد شاہ صاحب (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

☆محترمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محترم ملک خالد احمد زفر صاحب نصرت جہاں اکیڈمی۔

☆محترم سید محمود احمد شاہ صاحب(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے اسی روز 8/مارچ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بذریعہ ایمبولینس میت بہشتی مقبرہ لے جائی گئی جہاں اندرونی چاردیواری میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر ربوہ اور پاکستان کے مختلف شہروں سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/مارچ 2011ء میں حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب مرحوم اور آپ کے بزرگ آباؤاجداد کے خصائل حمیدہ کا بہت پیارا ذکر فرمایا اوراس حوالہ سے احباب جماعت کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اوران کی نیکیوں اورخوبیوں کوزندہ اور جاری رکھنے کی نہایت اہم نصائح فرمائیں۔نماز جمعہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم شاہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی وفات پر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن اپنی طرف سے اور تمام قارئین کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے دیگر تمام بچگان اور تمام لواحقین اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرے غم اورافسوس کا اظہار کرتے ہوئے دلی تعزیت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم شاہ صاحب کواعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے تمام پسماندگان کوصبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اوررحمتوں کے سایہ میں رکھے۔

۞۞۞۞۞۞۞

سویڈن میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ:آغا یحییٰ خان مبلغ سویڈن)

گزشتہ سال 2010ء کے آخر میں سویڈن کے شہر سٹاک ہالم میں ایک خودکش دھماکہ ہوا جس کی وجہ سے کوئی جانی نقصان تو نہ ہوا تاہم سویڈن کے پُرامن معاشرے میں ایک ہلچل مچ گئی اور ہر طرف بے چینی اورگھبراہٹ نظر آنے لگی کیونکہ سویڈن کے لئے یہ واقعہ بہت غیر معمولی تھا۔

جماعت احمدیہ کی یہ روایت ہے کہ ہر ملک میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کرتے ہی رہتے ہیں۔اس موقع پربھی پورے ملک میں ایک ہی دن جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کا خصوصی اہتمام کیا گیا اور تفصیلی پروگرام ترتیب دے کر تمام جماعتوں کوبھجوایا گیااور تاکید کی گئی کہ اس مقدس موقع پر غیر احمدی وغیر مسلم دوستوں خصوصاً سویڈش احباب وخواتین کوضرور مدعو کریں تاکہ انہیں علم ہو کہ ہمارے آقا صاحب لولاک ﷺ نے کس قدر محبت کرنے والا دین دنیا کو دیا اور خدا کا یہ رسول ﷺ امن کا شہزادہ تھا۔

اس کے ساتھ سویڈن کی تمام جماعتوں میں سویڈش احباب وخواتین کوخصوصاً اور دیگر غیر احمدیوں کوبھی کثرت سے دعوت نامے اور پروگرام کی تفصیل بھجوائی گئی اور الحمدللہ بہت ہی عمدہ تأثرات موصول ہوئے۔

پروگرام کے مطابق مورخہ 23 جنوری 2011ء کوصبح ساڑھے گیارہ بجے سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا جس میں خواتین اور مردحضرات کے الگ الگ پروگرام ہوئے جس میں لجنات و ناصرات اور اسی طرح خدام اطفال اور انصار نے تقاریر، نظمیں، قصیدے اور کمپیوٹر Presentations پروجیکٹر پر پیش کیں۔

مسجد ناصر گوتھن برگ میں مردوخواتین میں مجموعی طور پر 22 غیر احمدی مہمانوں نے شرکت کی جو پروگرام کے آغاز سے قبل مسجد تشریف لے آئے۔ان میں خصوصیت سے سویڈن کی خفیہ پولیس کے گوتھن برگ کے انچارج اور ایک پولیس کے اعلیٰ افسر شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق دو گھنٹے کے بعد طعام اورنمازوں کا وقفہ کیا گیا اور اس کے بعد پھر دو گھنٹے پر مشتمل مزید پروگرام شروع ہوا جس میں ہمارے ایک سویڈش نو مبائع نے تقریر کی اور ایک خادم نے کمپیوٹر presentation کی مدد سے ہجرت مدینہ پر تقریر کی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق امن عالم کے ذرائع پر روشنی ڈالی اور خصوصاً سینٹ کیتھرائن کے راہبوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے کی بعض شقوں کونمایاں طور پر پیش کیا اور ساتھ ساتھ پروجیکٹر پر غیروں کے تمام اصل حوالوں کے عکس دکھائے گئے۔آخر پر آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں سے چند حوالے احباب کے سامنے پیش کئے جن پر عمل کرنے سے ہی دنیا کا امن وابستہ ہے۔

گوتھن برگ کی خفیہ پولیس کے افسر نے وقفہ کے دوران خاکسار سے سوال کیا تھا کہ آخر دیگر مسلمان آپ کو اپنے دائرے سے خارج کیوں کرتے ہیں؟ تو خاکسار نے وقت کی مناسبت سے مختصر جواب دیا۔تاہم جب اجلاس ختم ہوا تو یہی صاحب بہت مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ پہلے تو دوسرے مسلمانوں نے کسی اور وجہ سے اپنے دائرے سے احمدیت کو نکالا تھا آج آپ کی تقریر سن کر مَیں نے بھی آپ کو ان مسلمانوں کے دائرہ سے خارج کردیا ہے۔یعنی آپ لوگ تو ان جیسے نہیں ہیں آپ کی تعلیمات تو انتہائی پُرامن ہیں۔

آخر پر مکرم نیشنل امیر صاحب سویڈن نے اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت ﷺ بطور مربی کامل پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب وخواتین کونصائح فرمائیں کہ ہمیں اسی اسوہ پر اپنی زندگیوں میں عمل کرتے ہوئے اپنے معاشرے کو جنت نظیر بنانا ہوگا۔

اس مجلس میں قریباً 95% تقاریر سویڈش میں ہوئیں جن کا رواں ترجمہ اردو میں پیش کیا جاتا رہا اور اسی طرح اردو تقاریر کا سویڈش ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

سویڈن کی دیگر جماعتوں مالمو ، سٹاک ہالم ، یان شاپنگ ، کالمار اور لولیو میں بھی بہت شاندار طریق پر ایک ہی دن میں یہ جلسے منعقد کئے گئے۔لولیو ایک چھوٹی سی جماعت ہے جنہوں نے دوسرے حصہ میں جماعت گوتھن برگ کے ساتھ SKYPE کے ذریعہ شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کوان بابرکت جلسوں کی تمام برکات سے مستفیض فرمائے آمین!

۞۞۞۞۞۞

میڈرڈ (سپین) میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد

(رپورٹ :شکیل احمد اعوان۔ سپین)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی جماعت میڈرڈ کو بتاریخ 20/فروری 2011ء کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کا آغاز محترم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سپین کی زیرِ صدارت شام ساڑھے پانچ بجے شروع ہوا۔تلاوتِ قرآنِ کریم اورنظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ اوراس کا پس منظر پیش کیا اورمکرم ملک طارق محمود مربی سلسلہ نے سپینش زبان میں ’’پیشگوئی مصلح موعود اوراس کا پس منظر‘‘ کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں سے دنیا ہمیشہ نشانات کا مطالبہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی تائید اوران کی صداقت کے اظہار کی خاطر انہیں بیّن نشانات عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح جب قادیان کے آریوں نے حضرت مسیحِ موعودؑ سے نشان چاہا تو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی صورت میں آپ کو ایک نہایت ہی عظیم الشان نشان سے نوازا جوکم وبیش باون نشانات پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ذات بابرکات میں اس نشان کو پورا فرماکر نہ صرف حضرت مسیحِ موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت کو دنیا پر کھولا بلکہ اپنی ہستی کا بھی نہایت تابندہ نشان اہلِ دانش کی ہدایت کیلئے ظاہر فرمایا۔

بعدازاں عزیزم اطہر احمد خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے بچپن کی مصروفیات کا ذکر کیا۔مکرم ناصر احمد مبارک صاحب نے ’’حضرت مصلح موعودؓ کی صحابہ حضرت مسیحِ موعودؑ سے محبت‘‘ کے عنوان سے متعدد واقعات کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

محترم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت سپین نے اختتامی تقریر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی پاک سیرت کا تذکرہ کیا۔آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا سپین پرایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے سپین میں مبلّغین کوبھیج کر سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی داغ بیل ڈال دی اور آج ہم انہیں مبلغین کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔

جلسہ کے دوران کوئز پروگرام کا بھی اہتمام کیا گیا جو دو ادوار پر مشتمل تھا اطفال ، خدام، انصار اور چھوٹی بچیوں سے الگ الگ ان کی عمر کے مطابق سوالات پوچھے گئے۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔جلسہ میں کل 47 خواتین وحضرات نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ جماعت سپین کے لئے بابرکت فرمائے اوراس کے نیک اثرات مرتب ہوں۔

۞۞۞۞۞۞

بقیہ: حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے
از صفحہ نمبر 2

دکھا رہا ہو اور کھانے کی تمام ضرورتوں اور اس کی حدود کو اس پر ظاہر کر رہا ہو اور اپنا جلال دکھا رہا ہو، جب پانی پیئے تو بھی اسی طرح ہو، جب دوستوں سے ملے تب بھی ایسا ہی ہو۔ غرض ہر ایک کام جو وہ کرے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہو اور اس میں اپنی قدرت اس کے لئے ظاہر کر رہا ہو۔

یہ کامل توحید کا درجہ ہے جب کسی کو یہ حاصل ہو جائے تو اس کے بعد کسی قسم کا شُبہ باقی نہیں رہتا۔ اور اسی توحید پر ایمان لانا مدار نجات ہے۔ اور اسی کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ۔ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(آل عمران 191)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور پہلوؤں پر بھی اور زمین اور آسمانوں کی پیدائش کے متعلق فکر کرتے ہیں، خدا ان کے سامنے آجاتا ہے۔ اور وہ بے اختیار ہو کر پکار اٹھتے ہیں کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے ہمارے ربّ! یہ چیزیں جو تُو نے بنائی تھیں لغو نہ تھیں۔ ان کے ذریعہ ہم تجھ تک آگئے ہیں۔ تو پاک ہے اب ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم اس مقام سے ہٹ جائیں اور ہجر کی آگ ہمیں بھسم کر دے۔

اب پیشتر اس کے کہ مَیں ان دوسری غلط فہمیوں کے ازالہ کا ذکر کروں جو خدا تعالیٰ کے متعلق لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان سب غلطیوں کے دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اصل پیش کیا ہے جو ان سب غلطیوں کا ازالہ کر دیتا ہے اور وہ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (الشوریٰ: 12) ہے۔ پس اس کے متعلق کوئی بات ہم مخلوق پر قیاس کر کے نہیں کہہ سکتے۔ اس کے متعلق ہم جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ خود اسی کی صفات پر مبنی ہونا چاہئے ورنہ ہم غلطی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ جو عقیدہ ہم خدا تعالیٰ کی نسبت رکھتے ہیں وہ اس کی دوسری صفات کے، جنہیں ہم تسلیم کرتے ہیں، مطابق ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو یقیناً ہم غلطی پر ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات متضاد نہیں ہو سکتیں۔

اس اصل کے بتانے سے آپ نے ایک طرف تو ان غلطیوں کا ازالہ کر دیا جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور دوسری طرف غیر مذاہب کی غلطیوں کی بھی حقیقت کھول دی ہے۔

میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لوگوں میں کئی قسم کی غلطیاں پڑی ہوئی تھیں جن میں سے توحید کے متعلق جو اصلاح حضرت مسیح موعودؑ نے کی ہے اسے میں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ جو دوسری غلطیاں ہیں ان سب کی اصلاح حضرت مسیح موعودؑ نے اوپر کے بیان کئے ہوئے اصل کے ماتحت کی ہے۔

چنانچہ دوسری غلطی اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف مذاہب کے پیروؤں میں یہ پیدا ہو رہی تھی کہ وہ اسے عِلَّتُ الْعِلَل قرار دیتے تھے۔ یعنی اس کی قوت ارادی کے منکر تھے۔ اس غلطی کا ازالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی صفت حکیم اور قدیر سے کیا ہے۔ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کے حکیم اور قدیر ہونے کے قائل ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ حکیم اور قدیر ہے تو عِلَّتُ الْعِلَل نہیں ہو سکتا بلکہ بالارادہ خالق ہے۔ کسی مشین کو کوئی عقلمند کبھی حکیم نہ کہے گا۔ پس اگر خدا حکیم ہے تو عِلَّتُ الْعِلَل نہیں ہو سکتا۔ کوئی درزی یہ نہیں کہے گا کہ میری سِنگر کی مشین بڑی لائق ہے یا بڑی حکیم ہے۔ حکمت والا اس چیز کو کہا جاتا ہے جو ارادہ کے ماتحت کام کرتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ قادر ہے۔ اور عربی میں قادر کے معنی اندازہ کرنے والے کے ہیں۔ یعنی جو ہر اک کام کا اندازہ کرتا ہو اور دیکھتا ہو کہ کس چیز کے مناسب حال کیا طاقتیں یا کیا سامان ہیں۔ مثلاً یہ فیصلہ کرے کہ گرمی کے لئے کیا قوانین ہوں اور سردی کے لئے کیا۔ کس کس حیوان کی کس کس قدر عمر ہو۔ اور یہ اندازہ کوئی بلا ارادہ ہستی نہیں کر سکتی۔ پس خدا تعالیٰ کی قدیر اور حکیم صفات اس کے ارادہ کو ثابت کر رہی ہیں اور اسے قدیر اور حکیم مانتے ہوئے عِلَّتُ الْعِلَل نہیں کہا جا سکتا۔

(3) تیسری قسم کے وہ لوگ تھے جو یہ کہتے تھے کہ دنیا آپ ہی آپ بنی ہے خدا کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یعنی خدا روح اور مادہ کا خالق نہیں ہے۔ اس کا جواب آپ نے خدا کی صفت مالکیت اور رحیمیت سے دیا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی دو بڑی صفات مالکیت اور رحیمیت ہیں۔ اب اگر خدا نے دنیا کو پیدا نہیں کیا تو پھر اس پر تصرف جمانے کا بھی اسے کوئی حق نہیں ہے۔ یہ حق اسے کہاں سے حاصل ہو گیا؟ پس جب تک خدا تعالیٰ کو دنیا کا خالق نہ مانو گے دنیا کا مالک بھی نہیں مان سکتے۔

دوسری صفت خدا تعالیٰ کی رحیمیت ہے۔ رحیم کے معنی ہیں وہ ہستی جو انسان کے کام کا بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا کسی چیز کا خالق نہیں تو وہ بدلے اس کے پاس کہاں سے آئیں گے جو لوگوں کو اپنی اس صفت کے ماتحت دے گا۔ ہمارے ملک میں ایک مثل مشہور ہے کہ ”حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ“۔ کہتے ہیں کسی شخص نے اپنے دادا کی فاتحہ دلانی تھی۔ وہ کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا اور مولوی بغیر امید کے فاتحہ پڑھنے کو تیار نہ تھے۔ آخر اس نے یہ تدبیر کی کہ مولویوں کو لے کر ایک حلوائی کی دکان پر پہنچا اور ان سے کہا۔ فاتحہ پڑھو۔ انہوں نے سمجھا کہ اس کے بعد مٹھائی تقسیم ہوگی۔ مگر جب وہ فاتحہ پڑھ چکے۔ تو وہ خاموشی سے وہاں سے چل دیا۔ یہی حالت ان لوگوں کے نزدیک خدا کی ہے۔ اگر خدا کسی چیز کا خالق ہی نہیں ہے تو بدلے کہاں سے آئیں گے؟ اور وہ کہاں سے دے گا۔ خواہ آریہ محدود ہی بدلہ مانیں لیکن بدلہ مانتے تو ہیں اور بدلہ خدا تعالیٰ نہیں دے سکتا ہے جب کہ وہ خالق ہی نہ ہو۔ جو خود کنگال ہو اس نے بدلہ کیا دینا ہے۔

(4) چوتھی قسم کے لوگ وہ تھے جو خدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے ہی منکر تھے ان لوگوں کو حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور مالکیت سے جواب دیا۔ مثلاً مسیحیوں کے مذہب کی بنیاد ہی اس امر پر ہے کہ چونکہ خدا عادل ہے اس لئے وہ کسی کا گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ پس اسے دنیا کے گناہ معاف کرنے کے لئے ایک کفارہ کی ضرورت پیش آئی تا اس کا رحم بھی قائم رہے اور عادل بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک خدا عدل ہے۔ مگر عدل اس کی صفت نہیں۔ عدل صفت اس کی ہوتی ہے جو مالک نہ ہو۔ مالک کی صفت رحم ہوتی ہے۔ ہاں جب مالک کا رحم کام کے برابر ظاہر ہو تو اسے بھی عدل کہہ سکتے ہیں۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ مالک اور رحمٰن بھی ہے اس لئے اس کا دوسری چیزوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے انسان کو کان، ناک، آنکھیں بغیر اس کے کسی عمل کے دی ہیں۔ کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ اس کے عدل کے خلاف ہے۔ پس اگر خدا بغیر انسان کے کسی استحقاق کے یہ چیزیں اسے دے سکتا ہے تو پھر وہ انسان کے گناہ کیوں معاف نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ مالک ہے اور بہ حیثیت مالک ہونے کے معاف کرنے سے اس کے عدل پر حرف نہیں آتا۔ ایک جج بے شک عام حالات میں مجرم کا جرم معاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے فیصلہ کا حق پبلک کی طرف سے ملتا ہے اور دوسروں کے حق معاف کرنے کا کسی کو اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اگر معاف کرے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ اسے فیصلہ کا حق دوسروں کی طرف سے نہیں ملا بلکہ اسے یہ حق ملکیتّ اور خالقیت کی وجہ سے اپنی ذات میں حاصل ہے۔ پس اس کا عفو عدل کے خلاف نہیں۔

(5) پانچویں قسم کے وہ لوگ تھے جو خدا کی صفتِ خالقیّت کو ایک زمانہ تک محدود کرتے تھے۔ ان کو آپ نے خدا تعالیٰ کی صفت قیوم سے جواب دیا۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی صفات چاہتی ہیں کہ ان میں تعطلّ نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ جاری رہیں۔ قیوم کے معنی ہیں قائم رکھنے والا۔ اور یہ صفت تمام صفات پر حاوی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات میں تعطلّ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے جو اصل پیش کیا اور جو تھیوری بیان کی ہے وہ باقی دنیا سے مختلف ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فلاں وقت سے دنیا کو پیدا کیا۔ گویا اس سے قبل خدا بے کار تھا۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے گویا وہ خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ یہ ماننا بھی کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطلّ تھا خدا تعالیٰ کی صفت قیوم کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالیٰ ہے تبھی سے دنیا چلی آ رہی ہے، خدا کی صفات کے خلاف ہے۔ شائد بعض لوگ کہیں کہ دونوں باتیں کس طرح غلط ہو سکتی ہیں دونوں میں سے ایک نہ ایک تو صحیح ہونی چاہئے۔ لیکن یہ ان کا خیال مادیات پر قیاس کرنے کے سبب سے ہوگا۔ اصل میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عقل انسانی سے بالا ہوتی ہیں۔ اور عقل ان کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتی۔ دنیا کا پیدا ہونا چونکہ انسانوں، جمادات بلکہ ذرّات کی پیدائش سے بھی پہلے کا واقعہ ہے اس لئے انسانی عقل اس کو نہیں سمجھ سکتی۔ جو دو عقیدے لوگوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں ان پر غور کر کے دیکھ لو کر دونوں بالبداہت غلط نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ جب سے خدا ہے اسی وقت سے دنیا کا سلسلہ ہے تو پھر اسے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ماننا پڑے گا اور اگر کوئی یہ کہے کہ پیدائش کا سلسلہ کروڑوں یا اربوں سالوں میں محدود ہے تو پھر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ازل سے نکما تھا صرف چند کروڑ یا چند ارب سال سے وہ خالق بنا۔ اور یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ پس صحیح یہی ہے کہ اس امر کی پوری حقیقت کو انسان پوری طرح سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور سچائی ان دونوں دعوؤں کے درمیان میں ہے یہ مسئلہ بھی اسی طرح محیّر العقول ہے جس طرح کہ زمانہ اور جگہ کا مسئلہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کو محدود یا غیر محدود ماننا دونوں ہی عقل کے خلاف نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کبھی معطّل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آرہی ہے اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے۔ اور اس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامتِ نوعی حاصل ہے گو قدامتِ ذاتی کسی شے کو حاصل نہیں۔ کوئی ذرہ، کوئی روح، کوئی چیز ماسوی اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامتِ ذاتی حاصل ہو۔ لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی صفت خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدامت نوعی کا بھی وہ مفہوم نہیں لیا جو دوسرے لوگ لیتے ہیں جو یہ ہے کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یہ ایک بیہودہ عقیدہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے قائل نہیں۔

یہ کہنا کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ جو دونوں باطل ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا بھی ایک عرصہ سے ہے اور مخلوق بھی۔ کیونکہ جب کا لفظ وقت کی طرف خواہ وہ کتنا ہی لمبا ہو اشارہ کرتا ہے اور ایسا عقیدہ بالکل باطل ہے۔ دوسرے معنی اس جملہ کے یہ بنتے ہیں کہ مخلوق انہی معنوں میں ازلی ہے کہ جن معنوں میں خدا تعالیٰ ہے۔ اور یہ معنے بھی اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں اور عقل کے بھی۔ خالق اور مخلوق ایک ہی معنوں میں ازلی نہیں ہو سکتے۔ ضروری ہے کہ خالق کو تقدیم حاصل ہو اور مخلوق کو تاخر۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ مخلوق بھی ازلی ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ مخلوق کو قدامتِ نوعی حاصل ہے اور قدامت اور ازلیت میں فرق ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مخلوق کو قدامتِ نوعی تو حاصل ہے مگر ازلیت نہیں۔ خالق مخلوق پر بہرحال مقدم ہے اور دورِ وحدت دورِ خلق سے پہلے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خالق اور مخلوق کے اس تعلق کو سمجھنا کہ خالق کو ازلیت بھی اور دورِ وحدت کو تقدیم بھی حاصل ہو اور مخلوق کو قدامتِ نوعی بھی حاصل ہو، انسانی عقل کے لئے مشکل ہے لیکن صفاتِ الٰہیہ پر غور کرنے سے یہی ایک عقیدہ ہے جو شان الٰہی کے مطابق نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے عقائد یا تو شرک پیدا کرتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی صفات پر ناقابل قبول حد بندیاں لگاتے ہیں۔ اور اس میں کیا شُبہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق وہی عقیدہ درست ہو سکتا ہے جو اس کی دوسری صفات کے مطابق ہو۔ جو ان کے خلاف ہے وہ عقیدہ قابل قبول نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے۔ اس کے افعال کی کُنہ کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کرنا جس طرح کہ انسان کے افعال کو سمجھا جاتا ہے عقل سے بعید ہے۔ پس جبکہ خلقِ عالَم کا مسئلہ ایسے امور سے تعلق رکھتا ہے جن کو انسانی عقل پورے طور پر سمجھ نہیں سکتی تو بہترین طریق اور صحیح طریق یہی ہوگا کہ اسے مادی قواعد سے حل کرنے کی بجائے صفات الٰہیہ سے حل کیا جائے تا کہ غلطی کے امکان سے حفاظت حاصل ہو جائے اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہی طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وقت کا غلط مفہوم جو اس وقت تک دنیا میں قائم ہے وہ بھی اس مسئلہ کے سمجھنے میں روک ہے اور کچھ بھی تعجب نہیں کہ آئنسٹائن ۞ کی تھیوری (فلسفۂ نسبت) ترقی پاتے پاتے اس مسئلہ کو زیادہ قابل فہم بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جو یہ تحریر فرماتے ہیں کہ دَورِ وحدت مقدّم ہے اور یہ اوپر کے بیان کے مخالف نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ آئندہ کیلئے بھی دورِ وحدت کی خبر دیتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے آپ ارواح کے لئے غیر مجذوذ انعام تسلیم فرماتے ہیں۔ اور آریوں کے اس عقیدہ کو ردّ فرماتے ہیں کہ اربوں سال کے بعد ارواح پھر مکتی خانہ سے نکال دی جائیں گی۔ پس معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک آئندہ کسی اور وحدت کا آنا اور اس کے ساتھ ارواح کا فنا سے محفوظ رہنا دور وحدت کے خلاف نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دورِ وحدت کا اصل مفہوم لوگوں نے نہیں سمجھا۔ مرنے کے بعد کی حالت دور وحدت ہی ہے کیونکہ اس وقت اپنا عمل نہیں ہوتا بلکہ انسان خدا کے تصرّف کے ماتحت چلتا ہے۔ اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ مرنے کے بعد انسان مشین کی طرح ہوتا ہے۔ دارالعمل (یعنی بالارادہ عمل) اس دنیا میں ختم ہو جاتا ہے اور یہی حالت مخلوق کی نسبت سے دورِ وحدت کے منافی ہے۔

(6) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ایک اور بحث بھی پیدا ہو رہی تھی اور وہ یہ کہ اس کی قدرت کے مفہوم کو غلط سمجھا جارہا تھا۔ بعض لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ خدا قادر ہے اس لئے وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے یا فنا بھی ہوسکتا ہے۔ بعض کہتے کہ نہیں اس کی صفات اسی قدر ہیں جو اس نے بیان کی ہیں اور وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جھگڑا کا بھی فیصلہ کر دیا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قدیر ہونے کی صفت کو اس کی دوسری صفات کے مقابلہ پر رکھو اور پھر اس کے متعلق غور کرو۔ جہاں یہ نظر آتا ہے کہ خدا قدیر ہے وہاں یہ بھی تو ہے کہ خدا کامل ہے اور فنا کمال کے خلاف ہے۔ دیکھو اگر کوئی کہے کہ میں بڑا پہلوان ہوں، بڑا طاقتور ہوں تو کیا اسے یہ کہا جائے گا کہ تمہاری طاقت ہم تب تسلیم کریں گے جب تم زہر کھا کر مر جاؤ۔ یہ اس کی طاقت کی علامت نہیں بلکہ اُلٹ ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے کامل ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اس میں نقائص اور کمزوریاں بھی ہوں۔ دراصل ان لوگوں نے قدرت کے معنے نہیں سمجھے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ میں بہت طاقتور ہوں تو اسے کہا جائے گا کہ اگر طاقتور ہو تو نجاست کھا لو۔ یہ طاقت کی علامت نہیں بلکہ یہ کمزوری ہے اور کمزوری خدا تعالیٰ میں پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ کامل ہستی ہے۔

(7) ایک ساتواں گروہ تھا جس کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا قضاء و قدر جاری کرنے کے بعد خالی ہاتھ ہو بیٹھا ہے۔ اس لئے کسی کی دعا نہیں سن سکتا۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ بے شک خدا تعالیٰ نے قضاء وقدر جاری کی ہے مگر ان میں سے ایک قضاء یہ بھی ہے کہ جب بندے دعائیں مانگیں تو ان کی دعا سنوں گا۔ یہ کتنا چھوٹا لیکن کیسا تسلی بخش جواب ہے۔ فرماتے ہیں بے شک خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بندہ بد پرہیزی کرے تو بیمار ہو مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ گڑ گڑا کر دعا مانگے تو اچھا بھی کر دیا جائے۔ پس باوجود قضاء و قدر جاری ہونے کے خدا کا عمل تصرّف بھی جاری ہے۔

اس جواب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عملی طور پر بھی دعا کی قبولیت کے ثبوت پیش فرمائے۔

(8) خدا تعالیٰ کی صفات کے اجرا کے متعلق بھی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ آپ نے اسے بھی دور کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت کا ایک دائرہ ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ رحیم ہے اور اسی وقت میں شَدِیْدُ الْعِقَاب بھی ہے۔ ایک شخص جسے پھانسی کی سزا ملی وہ چونکہ مجرم ہے اس لئے اس خدا تعالیٰ کی صفت شَدِیْدُ الْعِقَاب کے ماتحت سزا ملی۔ مگر جہاں اس کی جان نکل رہی تھی وہاں ایسی تائیدیں جو موت سے تعلق نہیں رکھتیں وہ بھی اس کے لئے جاری تھیں۔ انسانوں کی یہ حالت نہیں ہوسکتی کہ ایک ہی وقت میں ان کی ساری صفات ظاہر ہوں یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک انسان رحم بھی کر رہا ہو اور اسی وقت ویسے ہی زور سے عذاب کا اظہار بھی کر رہا ہو۔ مگر خدا تعالیٰ چونکہ کامل ہے اس لئے ایک ہی وقت میں اس کی ساری صفات یکساں زور سے ظاہر ہوسکتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا تباہ ہو جائے۔ اگر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہو رہا ہو اور ساتھ رحم نہ ہو تو دنیا تباہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ کا صرف رحم جاری ہو اور غضب بند ہو جائے تو مجرم چھوٹ جائیں اور اس طرح بھی تباہی برپا ہو جائے۔ پس خدا تعالیٰ کی ساری صفات ایک ہی وقت میں اپنے دائرہ کے اندر کام کر رہی ہوتی ہیں۔

(9) نواں غلط عقیدہ خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ پھیل رہا تھا کہ کچھ لوگ خیال کر رہے تھے کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے۔ آپ کے بتائے ہوئے اصل سے اس عقیدہ کا بھی ردّ ہو گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت مالکیت بھی ہے اور جب تک اور مخلوق نہ ہوا خدا مالک نہیں ہوسکتا۔ اس عقیدہ کے خلاف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو یہ کہتے تھے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہوا ہے ان کا رد بھی اس اصل سے ہو گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی دوسری صفات بتا رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ محدود نہیں۔ عرش کے متعلق آپ نے فرمایا کہ عرش کرسی وغیرہ کے الفاظ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مادی اشیاء ہیں۔ اور عرش کوئی سونے یا چاندی سے بنا ہوا تخت نہیں ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کے معنی خدا تعالیٰ کی حکومت کی صفات ہیں اور ان کے ظہور کے متعلق کہا جاتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ تخت پر بیٹھا ہے۔

(10) ان سب باتوں کے علاوہ ایک اہم کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیا یہ تھا کہ آپ نے لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیری۔ اور ان میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت پیدا کر دی۔ لاکھوں انسانوں کو آپ نے خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیا او وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک آپ کو نہیں مانا ان کی بھی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف اس رنگ میں ہو رہی ہے جو آپ کے دعویٰ سے پہلے نہ تھی۔

خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق اور بھی بہت سی غلط فہمیاں تھیں جو آپ نے تفصیلاً یا اجمالاً دُور کیں مگر مثال کے طور پر مذکورہ بالا امور کو بیان کیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

۞ (آئنسٹائن Einstein (1879ء-1955ء) نظری طبیعیات کا ماہر۔ جرمن نژاد۔ بعد میں امریکی شہریت اختیار کی۔ جرمنی میں تعلیم مکمل کر کے سوئٹزرلینڈ میں 1902ء سے 1909ء تک پیٹنٹ دواؤں کی آزمائش گاہ میں کام کیا۔ 1905ء میں اس نے قدریوں (Energy Quenta) کے مماثل، نور کے قدریوں یا ضیائیوں (Photons) کا مفروضہ وضع کیا اور ان کی بناء پر ضیاء کیمیائی اثر کی توجیہہ کی۔ اس نے نوعی حرارت کا قدریاتی نظریہ بھی پیش کیا۔ 1905ء میں ہی اس نے نظریہ اضافیت پیش کیا۔ اس نظریے کی بناء پر جوہری توانائی دریافت ہوئی۔ 1911ء میں اس نے تجاذب اور جمود کی معاونت ثابت کی۔ 1913ء میں برلن میں پروفیسر مقرر ہوا۔ 1921ء میں اس نے نظری طبعیات بالخصوص ضیاء کیمیائی اثر کی تحقیق کی بناء پر نوبل انعام حاصل کیا۔ 1939ء میں صدر روزویلٹ کو بغرض غور ایٹم بم بنانے کی تجویز بھی اسی نے پیش کی۔ موسیقی کا بھی دلدادہ تھا۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا جلد1 صفحہ 38 مطبوعہ لاہور 1987ء)

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے 22ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

ٹی وی اور پریس میں کوریج

(رپورٹ: سراج الرحیم کیچیلان ۔ نیوزی لینڈ)

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28، 29 جنوری 2011ء کو اپنا بائیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نیوزی لینڈ کا ملک دنیا کا ایک کنارہ شمار کیا جاتا ہے اور اس جلسہ کا کامیاب انعقاد امام آخرالزمان حضرت مسیح موعودؑ سے خدائی وعدہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی تکمیل کے ایک زندہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا۔ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا مشاہدہ کرنے کی توفیق ملی۔ امسال جلسہ سالانہ میں 245 احباب جماعت اور 30 مہمان شامل ہوئے جو کہ اب تک جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کی ریکارڈ حاضری ہے۔ ان شاملین جلسہ کا تعلق گیارہ مختلف قومیتوں سے تھا۔

نیوزی لینڈ میں جماعت احمدیہ کا قیام 1987ء میں عمل میں آیا تھا اور اِس وقت جماعت تقریباً 300 افراد پر مشتمل ہے۔ جماعت کا مرکز بیت المقیت ملک کے سب سے بڑے شہر آکلینڈ میں واقع ہے اور جلسہ سالانہ کا انعقاد ہر سال جماعتی مرکز پر ہی ہوتا ہے۔ آکلینڈ کے علاوہ تین اور شہروں میں بھی چند احمدی خاندان آباد ہیں جنہیں بفضلہٖ تعالیٰ اس للٰہی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے سفر اختیار کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جلسہ سالانہ کا آغاز مورخہ 28 جنوری 2011ء کو نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب سے ہوا۔ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے نیشنل صدر مکرم محمد اقبال صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے جلسہ کے روحانی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بننے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ سالانہ کے دوران تعلیمی اور تربیتی موضوعات پر دس سے زائد تقاریر ہوئیں جن سے احباب جماعت کو خوب استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔ جماعتی روایات کے مطابق دوران جلسہ نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی اور نماز فجر کے بعد خصوصی درس کا بھی اہتمام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ایک خصوصی اجلاس میں غیر از جماعت مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں دو اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ کئی دیگر معزز شخصیات اور زیر تبلیغ افراد نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے امن عالم کے قیام اور انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے جماعت کی عالمگیر مساعی کا ذکر بھی کیا، نیز جلسہ سالانہ کی اہمیت سے حاضرین کو روشناس کروایا۔ اس تعارفی تقریر کے بعد جماعت کی طرف سے دو خصوصی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر میں مکرم یونس حنیف صاحب، نیشنل نائب صدر جماعت و افسر جلسہ سالانہ، نے Women in Islam کے موضوع پر اسلامی تعلیم کو پیش کیا جبکہ دوسری تقریر میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے مبلغ مکرم شفیق الرحمٰن صاحب نے Islamic equality and Justice کے حوالہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے حاضرین جلسہ کو متعارف کروایا۔ اس اجلاس میں شامل اراکین پارلیمنٹ اور چند دیگر معزز مہمانوں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے نظم وضبط اور امن عالم کے لئے مساعی کو بہت سراہا۔ اپنی تقاریر میں انہوں نے سانحہ لاہور کے حوالہ سے انتہائی افسوس کا بھی اظہار کیا۔ ایک رکن پارلیمنٹ مکرم ڈاکٹر اشرف چوہدری صاحب، جن کا تعلق پاکستان سے ہے اور وہ نیوزی لینڈ کے پہلے مسلمان رکن پارلیمنٹ ہیں، نے اپنے خطاب میں جماعت کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جماعت احمدیہ کی جس خوبی سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوں وہ جماعت کا نظم وضبط اور جس ملک میں بھی وہ رہتے ہوں اس سے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

بقیہ:خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 16

ایمان اور اپنی عاقبت کو خراب کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے مددگار بنیں۔ آپ نے اپنی صداقت کے بیشمار ثبوت مہیا فرمائے ہیں اور آپ کی کتب اگر سیاق وسباق کے ساتھ پڑھی جائیں یعنی مکمل پڑھی جائیں یا کم از کم حوالے کو سیاق وسباق کے ساتھ پڑھا جائے تو ہر پڑھنے والے کو جو ثبوت ہیں ان کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ نظر آئے گا۔ یہاں یہ تفصیل تو بیان نہیں ہوسکتی لیکن چند حوالے مَیں نے لئے ہیں، جیسا کے مَیں نے کہا، جو آپ کی صداقت کی خوبصورت تصویر پیش کرتے ہیں اور ان کو ترتیب دیتے ہوئے مجھے ہوسکتا ہے کہ وقت زیادہ لگ جائے کیونکہ مَیں نے حوالے جو نکالے تھے ان میں سے کافی نکالنے کے باوجود بھی کافی مواد ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:’’خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔ اس لئے کہ اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو۔ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے یہی وجہ ہے کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسّرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہوسکتا ہے جب کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کُل دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سفر آسان کر دیئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہارِ دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لیے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہہ کر فرمائی تھی یہ وہی زمانہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ: 4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہ کی پھر قائم ہوئی ہے اتمام نعمت کا وقت آ پہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ134،135 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ’’احادیث نبویہ میں صراحت سے لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کے موسیٰ کے سلسلہ کا مسیح اسی قوم میں سے تھا نہ کہ آسمان سے آیا تھا۔ پس اس تفریط اور افراط کو دور کرنے کے لئے خدا نے یہ سلسلہ زمین پر قائم کیا جو بباعث اپنے سچائی اور خوبصورتی اور اعتدال کے ہر ایک اہل دل کو پسند آتا ہے۔ غرض یہ پیشگوئی کہ ایک گروہ پرانے مسلمانوں میں سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگا اور ایک گروہ نئے مسلمانوں میں سے یعنی یورپ اور امریکہ اور دیگر کفار کی قوموں میں سے اس سلسلہ کے اندر اپنے تئیں لائے گا پچیس برس بعد اس زمانہ سے کہ جب خبر دی گئی پوری ہوئی‘‘۔ جب آپ لکھ رہے ہیں اس کے پچیس برس بعد لکھ رہے ہیں۔ فرما رہے ہیں کہ’’ یاد رکھو کہ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں عربی زبان میں اس پیشگوئی کے یہ لفظ ہیں جو وحی الٰہی نے میرے پر ظاہر کیے جو براہین احمدیہ میں حصص سابقہ میں آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکے ہیں ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ یعنی اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جو اَب تک‘‘ (اس وقت تک جب آپ نے یہ لکھا تھا۔ فرمایا کہ) ’’تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں‘‘ (اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں داخل ہو چکے ہیں) اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے اور وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔ اسی زمانہ کے بارے میں جو میرا زمانہ ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں خبر دیتا ہے جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ آخری دنوں میں طرح طرح کے مذاہب پیدا ہو جائیں گے اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر حملہ کرے گا جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ یعنی تعصب بہت بڑھ جائے گا اور لوگ طلب حق کو چھوڑ کر خواہ نخواہ اپنے مذاہب کی حمایت کریں گے اور کینے اور تعصب ایسے حد اعتدال سے گزر جائیں گے کہ ایک قوم دوسری قوم کو نگل لینا چاہے گی۔ تب انہیں دنوں میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لیے ایک قرنا بجائے گا اور اس قرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئے گا۔ بجز ان لوگوں کے جو شقیِ ازلی ہیں جو دوزخ کے بھرنے کے لیے پیدا کئے گئے ہیں‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ’’ قرآن شریف کے اس میں الفاظ یہ ہیں وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (الکھف:100) اور یہ بات کہ وہ نفخ کیا ہوگا؟ اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس کی تفصیل وقتاً فوقتاً خود ظاہر ہوتی جائے گی۔ مجملاً صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ استعدادوں کو جنبش دینے کے لئے کچھ آسمانی کارروائی ظہور میں آئے گی اور ہولناک نشان ظاہر ہوں گے۔ تب سعید لوگ جاگ اٹھیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ کیا یہ وہی زمانہ نہیں جو قریب قیامت ہے جس کی نبیوں نے خبر دی ہے۔ اور کیا یہ وہی انسان نہیں جس کی نسبت اطلاع دی گئی تھی کہ اس اُمّت میں سے وہ مسیح ہوکر آئے گا جو عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ تب جس کے دل میں ایک ذرا بھی سعادت اور رُشد کا مادہ ہے خدا تعالیٰ کے غضبناک نشانوں کو دیکھ کر ڈرے گا اور طاقت بالا اس کو کھینچ کر حق کی طرف لے آئے گی۔ اور اس کے تمام تعصّب اور کینے یوں جل جائیں گے جیسا کہ ایک خشک تنکا بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑ کر بھسم ہو جاتا ہے۔ غرض اس وقت ہر ایک رشید خدا کی آواز سن لے گا اور اس کی طرف کھینچا جائے گا اور دیکھ لے گا کہ اب زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 صفحہ108،109)

پھر آپ براہین احمدیہ کا ایک جگہ حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:’’ میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گزر گئے اور وہ یہ ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ مَیں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افتراء اور دروغ نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ تو پھر جو شخص اس مدّت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا‘‘۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 283)

اپنے بعض الہاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’ ان الہامات میں چار عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر ہے (1) ایک یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے وقت مَیں کہ جب مَیں اکیلا تھا اور کوئی میرے ساتھ نہ تھا اُس زمانہ میں جس کو اب قریباً تئیس سال گزر چکے ہیں مجھے خوشخبری دیتا ہے کہ تو اکیلا نہیں رہے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ تیرے ساتھ فوج درفوج لوگ ہو جائیں اور وہ دور دور راہوں سے تیرے پاس آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو ان سے تھک جائے یا بد اخلاقی کرے۔ مگر تو ایسا نہ کر (2) دوسری یہ پیشگوئی ہے کہ ان لوگوں سے بہت سی مالی مدد ملے گی۔ ان پیشگوئیوں کے بارے میں ایک دنیا گواہ ہے کہ جب یہ پیشگوئیاں براہین احمدیہ میں لکھی گئیں تب مَیں ایک تنہا آدمی گمنامی کی حالت میں قادیان میں جو ایک ویران گاؤں ہے پڑا تھا۔ مگر بعد اس کے ابھی دس برس گزرنے نہیں پائے تھے کہ خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق لوگوں کا رجوع ہو گیا اور اپنے مالوں کے ذریعہ سے لوگ مدد بھی کرنے لگے......‘‘

فرمایا:’’ تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو معدوم کردیں اور اس نور کو بجھا دیں مگر وہ اس کوشش میں نامراد رہیں گے۔ اب اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی اختیار کرے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ورنہ یہ تینوں پیشگوئیاں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے زمانے میں جب کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں پڑا ہے اور تنہا اور بے کس ہے اور کوئی ایسی علامت موجود نہیں ہے کہ وہ لاکھوں انسانوں کا سردار بنایا جائے اور نہ کوئی یہ علامت موجود ہے کہ لوگ ہزار ہا روپے اس کی خدمت میں پیش کریں۔ پھر ایسی حالت میں ایسے شخص کی نسبت اس قدر اقبال اور نصرت الٰہی کی پیشگوئی اگر صرف عقل اور اٹکل کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے تو منکر کو چاہیے کہ نام لے کر اس کی نظیر پیش کرے۔ بالخصوص جب کہ ان دونوں پیشگوئیوں کو اس تیسری پیشگوئی کے ساتھ ہی رکھا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بہت کوشش کریں گے کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوں لیکن خدا پوری کرے گا۔ تو بالضرورت ان تینوں پیشگوئیوں کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھنے سے ماننا پڑے گا کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ انسان تو یہ دعویٰ بھی نہیں کرسکتا کہ اتنی مدّت تک زندہ بھی رہ سکے۔ پھر چوتھی پیشگوئی ان الہامات میں یہ ہے کہ ان دنوں میں اس سلسلے کے دو مرید شہید کئے جائیں گے‘‘۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر191۔192)

چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر کیا ہے کہ وہ امیر عبدالرحمٰن والی کابل کے حکم سے شہید کئے گئے اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ فکر کہ یہ دو شہید ہوئے ہیں آئندہ جماعت کا کیا حال ہوگا اس کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کس شان سے پوری ہوتی جارہی ہے اور آج تک شہداء احمدیت کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ان پیشگوئیوں کو اگر آپ دیکھیں آج جماعت کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ اگر کسی کی دیکھنے کی نظر ہو تو یہی بہت بڑا صداقت کا ثبوت ہے۔ کل ہی ہم نے دیکھا ہے جو رپورٹ میں نے دی تھی اور آج ہم نے عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا ہے۔ یہی بات ہی منکرین جماعت کے لئے ایک صداقت کا ثبوت ہونی چاہیے۔ دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی جگہ قادیان سے ایک شخص کا دعویٰ ہے۔ کیا خدائی مدد کے علاوہ یہ کام ہوسکتا ہے؟ قطعاً نہیں ہوسکتا۔ مخالفت بھی ہر جگہ ہو رہی ہے۔ حکومتوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں۔ تشدد پسند گروہوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں۔ کیا اب بھی یقین نہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہیے خدا سے جنگ نہ کریں کہ خدا سے لڑنے والے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ پس ہم نے تو اگر کوئی ہتھیار ان سارے حملوں کے خلاف استعمال کرنا ہے، ان ساری تدبیروں کے خلاف استعمال کرنا ہے تو وہ دعا کا ہتھیار ہے اور جب تک ہم یہ ہتھیار استعمال کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:’’ اور ہزار ہا ایسے لوگ ہیں کہ محض خوابوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے میرا سچا ہونا ان پر ظاہر کردیا۔ غرض یہ نشان اس قدر کھلے کھلے ہیں کہ اگر ان کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کو بجز ماننے کے بَن نہیں پڑتا۔‘‘

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ نمبر194)

آج بھی ہم دیکھتے ہیں اور ہر سال دیکھتے ہیں کہ خوابوں کے ذریعہ سے بے شمار لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ کل مَیں نے چند واقعات بیان کئے تھے ایک دو اس زمانے کے بھی بیان کر دیتا ہوں کہ آج کل بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہیں۔

الجزائر کی ایک فیملی نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے ایک چودہ سالہ بچے کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ اور جب

مَیں اٹلی گیا ہوں وہاں مجھے یہ فیملی ملی بھی تھی۔ انہوں نے اپنے بچے کی خواب سنائی کہ ان کے بیٹے کو کینسر تھا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتر رہے ہیں۔ تب دوسرے دن اس نے اپنے والد صاحب کو بتایا پر انہوں نے اس کی بات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ کچھ ہی دن بعد وہ ڈش انٹینا پر ٹی وی دیکھ رہا تھا ریموٹ سے چینل تبدیل کر رہا تھا اچانک ایم ٹی اے نظر آیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھتے ہی بچے نے کہا یہ تو وہی شکل ہے حضرت عیسیٰؑ کی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ تب اس کے والد نے کہا کہ اس کو دیکھنا چاہئے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے عربی پروگرام دیکھنا شروع کیا اور پھر سارے خاندان نے بیعت کر لی اور اس بچے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس سارے خاندان کی ہدایت کا ذریعہ پیدا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بچے کو کینسر سے شفا بھی ہو گئی۔

پھر شبان تہامی صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ماہ اگست میں نماز تہجد کے بعد نماز فجر کا انتظار کر رہا تھا کہ نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک منادی بلند مگر خوبصورت اور میٹھی آواز میں کہہ رہا تھا اے اللہ کے بندو، اٹھو اور نبی کا استقبال کرو۔ اس وقت میں نے پاکستانی کپڑوں سے ملتے جلتے اچھے کپڑے پہنے تھے جو میں نے پہلے کبھی نہیں پہنے تھے۔ کہتے ہیں اس وقت خواب میں باہر نکلا تو دائیں بائیں حد نظر تک پھیلا ہوا ہجوم دیکھا جہاں لوگ قطاروں میں کھڑے تھے۔ ان میں سبز لباس پہنے ہوئے بچے بھی تھے۔ آسمان کا رنگ اس قدر نیلا تھا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بہت سے ایسے پرندے بھی دیکھے جو پہلے نہ دیکھے تھے۔ ان کی چونچیں لمبی تھیں۔ وہ ہمارے اوپر اڑتے تھے۔ چونچوں سے پانی کے قطرے ہم پر گرتے تھے جن سے پیاسے اپنی پیاس اور بھوکے اپنی بھوک مٹاتے۔ ہم ایسے راستے پر چل رہے تھے جس کے آخر پر خانہ کعبہ تھا جس پر نیا غلاف چڑھایا گیا تھا اور چاند بھی اس پر اپنی خوبصورت روشنی ڈال رہا تھا۔ قافلہ کے شروع میں ایک شخص اونٹنی پر سوار تھا جس کے ہاتھ میں سوٹی اور کندھوں پر چادر رکھی تھی۔ اونٹنی کے پیچھے گھوڑوں کی ایک قطار تھی جن پر خوبرو لوگ تھے جن میں سے صرف ایک شخص کو پہچان سکا جو کہ خلیفہ رابع تھے۔ اونٹنی سوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جنہیں سب لوگ پہچان رہے تھے اور حضور کو ہاتھ ہلا کر سلام کر رہے تھے۔ بعض کہہ رہے تھے کہ یہ موسیٰؑ ہیں اور ان کا عصا موسیٰ یا حضرت شعیب کے عصا جیسا ہے۔ بعض نے کہا کہ عیسیٰ ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور ظل ہوں۔ تب مختلف جہات سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بعض دیگر آیات قرآنیہ پر مشتمل نعرے بلند ہونے لگے یہاں تک کہ خود مَیں نے اپنی آواز سوتے میں سنی بلکہ اپنی آواز سن کر اٹھ گیا۔

پھر احمد باکیر صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں بچپن میں ایک امام مسجد سے قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا۔ لیکن جب اس امام صاحب میں جھوٹ اور نفاق دیکھا تو اس کے پاس جانا چھوڑ دیا بلکہ مسجد اور نماز بھی چھوڑ دی۔ بعد میں ایک دوست باسل الحیمی صاحب کی تحریک پر میں نے دوبارہ نمازیں شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کا دروازہ کھول دیا۔ ایک رات خواب میں کہا گیا کہ مجھے محلّے کی مسجد میں جانے کی بجائے گھر پر نماز پڑھنی چاہیے۔ ہم بعض دوست مل کر نماز پڑھنے لگے اور نمازوں کی لذت حاصل ہونے لگی۔ پھر جب جماعت سے تعارف ہوا تو اس بارے میں استخارہ کیا تو ایک بار خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن دی۔ اس کو پڑھنے سے مجھے شرح صدر حاصل ہوا۔ پھر ایک بار کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو ایک وہابی مولوی آپ پر اعتراض کرنے لگا۔ آپ مسکراتے رہے۔ پھر آواز آئی کہ اس مولوی کو دور کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ مولوی غائب ہو گیا۔ اس کشف کے بعد میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور بیعت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ’’کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے یا نہیں۔ جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔

اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبان حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دور کرنے کے لیے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لیے اور دنیا میں گمشدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑھوں کو پانی دیوے............‘‘۔

اور یہ بات آج کل کے مسلمان بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ اخباروں میں بھی لکھ رہے ہیں، کالموں میں بھی لکھ رہے ہیں اور میٹنگوں میں بھی کہا جاتا ہے کہ ہمیں اگر ایک ہونا ہے، اسلام کی ترقی ہونی ہے تو ہمیں خلافت کی ضرورت ہے۔ ایک مصلح کی ضرورت ہے لیکن جو مصلح اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

فرمایا: ’’............اور اس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی اور راستی کی طرف رجوع دیوے۔ سو عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ مَیں خیال نہیں کر سکتا کہ بجز سخت متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔

اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہو گئی ہے۔ کیونکہ نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہو گا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہو گا۔ جو قمری حساب کے رُو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدمؑ کے ظہور کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کے رو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔ ماسوا اس کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اب اس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر ہی چکے ہیں اور بائیسواں گزر رہا ہے۔ اب کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ وہ مجدد آ گیا۔

اور تیسری شرط یہ تھی کہ کیا خدا نے اس کی تائید بھی کی ہے یا نہیں۔ سو اس شرط کا مجھ میں پایا جانا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اس ملک کی ہر ایک قوم کے بعض دشمنوں نے مجھے نابود کرنا چاہا اور ناخنوں تک زور لگایا اور بہت کوششیں کیں لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے۔ کسی قوم کو یہ فخر نصیب نہ ہوا کہ وہ کہہ سکے کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس شخص کے تباہ کرنے کے لیے کسی قسم کی کوششیں نہیں کیں اور ان کی کوششوں کے برخلاف خدا نے مجھے عزت دی اور ہزار ہا لوگوں کو میرے تابع کر دیا۔ پس اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھا۔ کس کو معلوم نہیں کہ سب قوموں نے اپنے اپنے طور پر زور لگائے کہ تا مجھے نابود کر دیں مگر میں ان کی کوششوں سے نابود نہ ہو سکا۔ بلکہ مَیں دن بدن بڑھتا گیا............‘‘۔

اور آج آپ لوگوں کی حاضری اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً خدا کے فرستادہ اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ’’............پس اگر خدا کا ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ نہ ہوتا اور اگر میرا کاروبار محض انسانی منصوبہ ہوتا تو ان مختلف تیروں میں سے کسی تیر کا مَیں ضرور نشانہ بن جاتا اور کبھی کا تباہ ہوا ہوتا۔ اور آج میری قبر کا بھی نشان نہ ہوتا۔ کیونکہ جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اُس کے مارنے کے لئے کئی راہیں نکل آتی ہیں۔ وجہ یہ کہ خدا خود اس کا دشمن ہوتا ہے۔ مگر خدا نے ان لوگوں کے تمام منصوبوں سے مجھے بچا لیا جیسا کہ اس نے چوبیس برس پہلے خبر دی تھی۔ ماسوا اس کے یہ کیسی کھلی کھلی تائید ہے کہ خدا نے میری تنہائی اور گمنامی کے زمانہ میں کھلے لفظوں میں براہین احمدیہ میں مجھے خبر دے دی کہ میں تجھے مدد دوں گا اور ایک کثیر جماعت تیرے ساتھ کر دوں گا اور مزاحمت کرنے والوں کو نامراد رکھوں گا۔ پس ایک صاف دل لے کر سوچو کہ یہ کس قدر نمایاں تائید ہے اور کیسا کھلا کھلا نشان ہے۔ کیا آسمان کے نیچے ایسی قدرت کسی انسان کو ہے یا کسی شیطان کو کہ ایک گمنامی کے وقت میں ایسی خبر دے اور وہ پوری ہو جاوے اور ہزاروں دشمن اٹھیں مگر کوئی اس خبر کو روک نہ سکے۔

پھر چوتھی یہ شرط تھی کہ مخالفوں نے جو اعتراض اٹھائے ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں۔ یہ شرط بھی صفائی سے طے ہو چکی کیونکہ مخالفوں کا ایک بڑا اعتراض یہ تھا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ پس ان کو جواب دیا گیا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ انہیں کی زبان سے فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:118) پہلی آیتوں کو ساتھ ملا کر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کو حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا اور ہماری پرستش کرنا۔ اور وہ جواب دیں گے کہ اے میرے خدا! اگر میں نے ایسا کہا ہے تو تجھے معلوم ہو گا کیونکہ تو عالم الغیب ہے۔ میں نے تو وہی باتیں ان کو کہیں جو تو نے مجھے فرمائیں۔ یعنی یہ کہ خدا کو وحدہ لاشریک اور مجھے اس کا رسول مانو۔ میں اُس وقت تک اُن کے حالات کا علم رکھتا تھا جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ان پر گواہ تھا۔ مجھے کیا خبر ہے کہ میرے بعد انہوں نے کیا کیا۔ اب ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ جواب دیں گے کہ جب تک میں زندہ تھا عیسائی لوگ بگڑے نہیں تھے اور جب مَیں مر گیا تو مجھے خبر نہیں کہ ان کا کیا حال ہوا۔ پس اگر مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ عیسائی بھی اب تک بگڑے نہیں اور سچے مذہب پر قائم ہیں۔ پھر ماسوا اس کے اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی وفات کے بعد اپنی بے خبری ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے میرے خدا! جب تو نے مجھے وفات دے دی اس وقت سے مجھے اپنی امت کا کچھ حال معلوم نہیں۔ پس اگر یہ بات صحیح مانی جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور مہدی کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑائیاں کریں گے تو نعوذ باللہ قرآن شریف کی یہ آیت غلط ٹھہرتی ہے اور یا یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے اور اس بات کو چھپائیں گے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے تھے اور چالیس برس تک رہے تھے اور مہدی کے ساتھ مل کر عیسائیوں سے لڑائیاں کی تھیں۔ پس اگر کوئی قرآن شریف پر ایمان لانے والا ہو تو فقط اس ایک ہی آیت سے تمام وہ منصوبہ باطل ثابت ہوتا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مہدی خونی پیدا ہو گا اور عیسیٰ اس کی مدد کے لیے آسمان سے آئے گا۔ بلاشبہ وہ شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔ پھر جب ہمارے مخالف ہر ایک بات میں مغلوب ہو جاتے ہیں تو آخر کار یہ کہتے ہیں کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں جیسے کہ آتھم کی پیشگوئی۔ مَیں کہتا ہوں کہ اب آتھم کہاں ہے؟ اس پیشگوئی کا تو ماحصل یہ تھا کہ جو شخص جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی وفات پا جائے گا۔ سو آتھم وفات پا گیا اور مَیں اب تک زندہ ہوں‘‘۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن۔ جلد نمبر 20۔ صفحہ نمبر 194 تا 197)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
2011 NASIR ناصر 1954
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

خلفائے کرام سے متعلق ذاتی مشاہدات

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ جولائی 2008ء میں محترم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب خلفائے کرام سے متعلق اپنے ذاتی مشاہدات کو بیان کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ:

دسمبر 1981ء میں جب حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیمار تھیں، گردے کام کرنا چھوڑ گئے تھے، اُن کی زندگی کے آخری ایام میں قصر خلافت میں حضورؒ کے ذاتی کمرہ کا نقشہ یوں تھا کہ سادہ سا کمرہ، دو چھوٹے چھوٹے پلنگ، ایک طرف ایک تخت پوش جس پر ایک گاؤ تکیہ لگا ہوا تھا، دو کرسیاں جس میں ایک Easy Chair، ایک لیمپ۔ دونوں پلنگوں کے درمیان ایک میز اور اس پر ایک چھوٹا سا لیمپ، اور ایک پیالی پانی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی تھی جس میں سے حضرت بیگم صاحبہ کو وقتاً فوقتاً پانی کی چمچی پلائی جاتی تھی۔ یہ وہ دن تھے جب ان کو بے ہوشی کی کیفیت تھی، تکلیف بہت زیادہ تھی، علاج جہاں تک دنیاوی لحاظ سے ممکن ہے وہ ہو رہا تھا۔ لیکن ایک بات جس کا خاص طور پر میرے دل پر بہت اثر تھا کہ حضورؒ جب بھی کرسی پر بیٹھتے اور قریباً قریباً ساری رات جاگے رہتے۔ اُن کا قرآن کے ساتھ عشق ایسا دیکھا کہ اُن کے ہاتھ میں جو ایک کتاب تھی وہ قرآن کریم تھی اور اٹھتے بیٹھتے منہ سے یہی کلمہ نکلتا تھا ’’اللہ ہی اللہ ہے‘‘۔ بیسیوں دفعہ یہ کلمہ ان کی زبان سے سنا۔ حضرت بیگم صاحبہ کا وصال ہوا تو اس کمرہ کے باہر لاؤنج سا تھا، خاندان کے بیشتر لوگ وہاں موجود تھے اور حضور اس دروازہ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور ایک لمحہ کے لئے بھی حضورؒ کی باتوں سے یہ اندازہ نہیں ہوا کہ ایک بہت ہی پرانا تعلق ان سے جدا ہوگیا ہے اور یہ وہ توکّل تھا خدا کی ذات پر۔ جب آخری وقت آخری سانسیں تھیں تو میں نے حضور کی خدمت میں یہ عرض کی کہ حضور دل تو رُک گیا ہے اگر اجازت ہو تو ہم ایک اور عمل ایسا کریں جس سے شاید دل چلنا شروع ہوجائے۔ حضور نے اس کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ فرمایا کہ ’’تدبیر بہرحال ضروری ہے‘‘۔ قرآن شریف کے ساتھ محبت، خدا تعالیٰ پر کامل توکّل اور پھر محبت اور شفقت کا جو سلوک میرے اور دوسرے معالجین کے ساتھ رہا وہ ایک یاد ہی ہے۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو دل کا حملہ ہوا تو وہ مسجد بیت الفضل اسلام آباد میں تھے۔ ہمارے ایک معروف استاد Dr. Steven Jenkin کو بلایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ His Holiness should now occupy himself with some reading material. اور مجھے انہوں نے یہ ہدایت کی کہ کوئی رسالہ ہو، کوئی اخبار ہو۔ حضورؒ نے مسکراتے ہوئے ان کو کہا کہ ’’میرے لئے ریڈنگ میٹریل قرآن شریف ہے‘‘۔ اور وہ جو 10 یا 11 دن تھے، جب کبھی بھی میں کمرہ میں داخل ہوا یا دوسرے ڈاکٹر صاحبان اندر تشریف لے گئے تو حضورؒ کی زبان پر دعائیں، قرآن شریف کا ورد خاموشی کے ساتھ اور نمازیں...... باوجود سخت بیماری کے ان چیزوں کی طرف اتنی شدت کے ساتھ عمل کرنا ایک خدائی انسان کا ہی کام ہوسکتا ہے۔

جس رات وفات ہوئی، اُس شام حضورؒ کی طبیعت کافی بہتر تھی۔ کرسی پر تشریف فرما تھے اور پوچھ رہے تھے کہ ’’کیا خدام نے کھانا کھا لیا ہے‘‘۔ اب یہ شفقت، یہ محبت یہ خیال اپنے خدام کا کہ کیا انہوں نے کھانا کھا لیا ہے اور یہ معلوم نہیں تھا کہ ابھی چند گھنٹے بعد ان کا وصال ہوجائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ:

’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 7 مئی 2004ء کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں محترم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب کے قلم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے مشاہدات پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ چنانچہ ذیل میں وہ اضافی امور ہدیۂ قارئین ہیں جو نئے مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ 1999ء سے 2003ء تک اس عاجز کو 13 مرتبہ لندن جانے کا موقعہ ملا اور مجموعی طور پر ساڑھے چھ ماہ کے قریب میں وہاں رہا۔ اکتوبر 2002ء میں حضور کا آپریشن ہوا۔ آپریشن سے پہلے ہم نے حضورؒ سے عرض کی کہ ’’حضور! ساری جماعت آپ کے لئے دعائیں کر رہی ہے‘‘۔ حضور فرمانے لگے کہ ’’میری وجہ سے جماعت کو اتنی تکلیف دی گئی‘‘۔ میں نے دیکھا کہ آنسوؤں کی ایک لڑی تھی جو کہ اُن کی آنکھوں سے ہوتی ہوئی نیچے تکیہ کے اوپر، اور تکیہ کا ایک حصہ بھیگ چکا تھا۔ حضورؒ کو اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ ابھی آپریشن ہونے والا ہے، اس میں کیا تکلیفیں ہوں گی، تکلیف اس بات کی تھی کہ میری جماعت کس دکھ اور تکلیف میں ہے میری وجہ سے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ شدت کی خواہش تھی کہ دل کا ایک ادارہ ربوہ میں ہو۔ اور اس vision کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حقیقت میں تبدیل کردیا۔ دراصل خلفاءِ احمدیت کو انسانیت کے ساتھ محبت ہے۔ ان چند ماہ میں ایک کثیر تعداد غیراحمدیوں کی بھی یہاں آئی ہے اور جو شفا، جو برکت اور جو سرعت کے ساتھ مریضوں کا ٹھیک ہونا یہاں میں نے دیکھا ہے وہ اپنے 37 سالہ تجربہ بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور پاکستان کے سب سے بڑے ادارے کا کموڈنٹ ہونے کے، میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے کسی سے کہا کہ آپ اپنے آپ کو ضرور طاہر ہارٹ کے ساتھ رجسٹر کرائیں۔ بے شک آپ یہاں سے علاج کروائیں یا نہ کروائیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ہسپتال کو جو کہ فضل عمر ہسپتال کا ایک حصہ ہے اور ایک لحاظ سے Independent بھی ہے چار خلفاء کی دعائیں حاصل ہیں۔

ایک غیراحمدی بچہ چودہ پندرہ سال کی عمر کا لایا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی تو انہوں نے اپنے بچے کا نام تبدیل کردیا اور آخر میں احمد رکھ دیا۔ ایک اور مذہبی تنظیم کے ناظم یا امیر، خوشاب سے یہاں آئے، علاج ہوا، شفا اللہ تعالیٰ نے دی اور انہوں نے واپس جا کر یہ کہا کہ میں سمجھتا تو کچھ اَور تھا لیکن شفا تو یہاں سے ملی۔ اس میں اللہ جانتا ہے ہمارا کوئی ہاتھ نہیں۔ یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا فضل اور خلفاء کی برکت کے تحت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک میٹنگ میں فرمایا تھا: ’’اللہ تعالیٰ ادارے سے احمدیت کے لئے نئے راستے کھولے گا‘‘۔ خدا کرے کہ وہ نئے راستے جلد کھلیں۔

……❁……❁……❁……

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ ستمبر 2008ء میں محترم چودھری محمد علی صاحب خلفائے کرام سے تعلقات کے حوالہ سے اپنی یادیں بیان فرماتے ہیں۔

محترم چودھری محمد علی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ جب ربوہ میں کالج بن رہا تھا تو اس وقت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ گرمی میں، دھوپ میں کھڑے ہوکر، مزدوروں میں رہ کر کام کی نگرانی کیا کرتے تھے۔

حضورؒ خلیفہ بننے سے پہلے کسی جلسہ میں شرکت کے لئے کراچی تشریف لے گئے تو واپس آکر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ بندے کی چھوٹی چھوٹی بات کو بھی وہ قبول کرلیتا ہے۔ جس گاڑی پر میں گیا وہ اتنی تیز گاڑی چلاتا تھا کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپسی پر اس کے ساتھ نہ آؤں گا۔ لیکن واپسی پر بھی وہی گاڑی تھی۔ چنانچہ اُس میں بیٹھ گئے لیکن وہ اسٹارٹ نہیں ہو رہی تھی۔ آخر ایک اَور گاڑی لائے کہ آپ اس میں بیٹھ جائیں۔ جب مَیں اُس میں بیٹھ گیا تو پہلے والی گاڑی بھی اسٹارٹ ہوگئی۔

خواجہ غلام صادق صاحب جو پنجاب یونیورسٹی کے صدر شعبہ فلسفہ تھے اور بعد میں وائس چانسلر ہوگئے تھے۔ حضرت میاں صاحب سے ان کا بہت محبت کا تعلق تھا۔ انہوں نے سنایا کہ ایک بار وہ ربوہ ٹورنامنٹ کے لئے آئے۔ واپسی ٹرین کے ذریعہ تھی۔ اُس وقت ربوہ میں تانگے ہی ہوتے تھے۔ تو وہ بھاگم بھاگ جب اسٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ بٹوا تو میرے کمرہ میں ہی چھوڑ آئے تھے۔ پھر کسی سے پیسے مانگ کر ٹکٹ لیا تو جاتے ہی انہیں ہارٹ اٹیک ہوگیا۔ اس پر مجھے حضرت صاحب نے بھیجا کہ جاؤ جاکر اُن کی خیریت پوچھو۔ چنانچہ میں گیا۔ ہسپتال میں اُن سے ملا اور کہا کہ مجھے حضرت میاں صاحب نے بھیجا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں دعا کروں گا انشاء اللہ خدا تعالیٰ صحت دے گا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے کہنے لگے کہ اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ مجھے صحت ہوجائے گی میں دعا کا قائل ہوں اور پھر انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک بار وہ تین چار دوستوں کے ہمراہ کار پر ربوہ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ جب سکھیکی پہنچے تو اڈّہ پر کار ذرا دیر کے لئے روکی لیکن وہ دوبارہ اسٹارٹ نہ ہوئی۔ اڈّہ پر کام کرنے والے بچے حضرت میاں صاحب کو جانتے تھے۔ آپؒ بچوں کو پیسے دیدیتے تھے تو وہ خوش ہو جاتے تھے۔ ہم وہاں بڑی پریشانی میں سب کھڑے تھے کہ عصر کے وقت ایک گاڑی نظر آئی جو ربوہ سے لاہور جارہی تھی۔ اُس میں آپؒ بیٹھے تھے۔ آپؒ نیچے اترے اور حالات معلوم کرکے کہا کہ میرے ساتھ تو مستورات ہیں ورنہ بعض کو میں اپنے ساتھ لے جاتا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے تو یہ امریکہ کی بنی ہوئی کار بھی اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے، آؤ دعا کریں کہ یہ اسٹارٹ ہوجائے۔ ہم یہ سن کر بڑے حیران ہوئے کہ کار کے لئے کیا دعا کریں گے مگر آپؒ نے وہاں کھڑے کھڑے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لئے تو شرم وشرمی ہم نے بھی ہاتھ اٹھا لئے۔ اڈے والے بچے اور نوجوان سب اکٹھے ہو گئے تماشہ دیکھنے کے لئے کہ کار کے لئے دعا ہو رہی ہے۔ دعا کے بعد حضورؒ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ ہم تھکے ہوئے تھے ہم بھی جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ کسی نے اس کے اسٹارٹ کا بٹن دبا دیا تو کار اسٹارٹ ہوگئی۔ بعض نے کہا کہ چلنا نہیں چاہئے کیونکہ اب تو اڈے پر کھڑے ہیں پھر جنگل میں جا کر کھڑے ہوگئے تو کیا ہوگا۔ میں نے کہا اب کار بند نہیں ہوگی اب یہ ہمیں پہنچا دے گی۔ چنانچہ جب ہم نے لاہور پہنچ کر راوی کراس کیا تو پھر گاڑی کھڑی ہوگئی۔

یہ واقعہ سنا کر وہ کہنے لگے مجھے یقین ہے کہ مجھے صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ پھر ٹھیک ہوگئے اور اس کے بعد پندرہ بیس سال تک زندہ رہے۔

قیام پاکستان کے بعد مجھے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ حضورؓ کی خدمت میں یہ پیغام پہنچادوں کہ پرنسپل کی طرف سے گزارش ہے کہ فی الحال کالج شروع نہ کیا جائے۔ جماعت جب سیٹل ہوجائے گی تو تب شروع کریں گے۔ چنانچہ میں نے جب حضورؓ کی خدمت میں یہ پیغام عرض کیا۔ حضورؓ نے پیغام سنا۔ کالج کمیٹی کے دیگر ممبران، حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ، حضرت درد صاحبؓ، حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ جو کمیٹی کے صدر تھے، اِن سب نے بھی باری باری میری بات کی تائید کی۔ اس پر فرمایا: آپ کو کیا پیسوں کی فکر پڑی ہوئی ہے؟ یہ کالج چلے گا اور آج سے شروع ہونا چاہیے۔ پاکستان کی زمین پر آسمان کے نیچے جہاں جگہ ملتی ہے، آج سے شروع ہونا چاہیے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11 جولائی 2008ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

بھیگی آنکھوں کانپتے ہونٹوں کا ہے تجھ سے سوال
اے خدا، قائم خلافت کا رہے جاہ و جلال
یہ ہمارا آشیاں ہے سائباں ہے امن کا
یہ ہے وہ دارالاماں جس کی نہیں کوئی مثال
تو پسِ پردہ خلافت کے ہماری ڈھال ہے
ہر قدم پر ہم نے دیکھا دشمنوں کو پائمال
منفرد ہم لوگ ہیں اعزاز اپنا منفرد
منصبِ درد و الم پر اک صدی سے ہیں بحال
پھر بھی صد سالہ خلافت جوبلی نے دل مرا
اس طرح مہکا دیا گویا کہ ہو یوم وصال

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

1st April 2011 – 7th April 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 1st April 2011

00:00 MTA World News & Khabranama
00:45 Tilawat
01:00 Insight & Science and Medicine Review
01:35 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th September 1996.
02:40 Historic Facts
03:15 MTA World News & Khabranama
03:55 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th April 1995.
05:00 Jalsa Salana Canada: concluding address delivered by Huzoor, on 26th June 2005.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:00 Adaab-e-Zindagi: April Fool's Day.
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:35 Siraiki Service
09:05 Rah-e-Huda
10:35 Indonesian Service
11:55 Tilawat
12:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
14:10 Dars-e-Hadith
14:20 Bengali Service
15:25 Real Talk
16:30 MTA Variety
16:50 Friday Sermon [R]
18:00 Adaab-e-Zindagi [R]
18:30 Reception in Nasir Mosque: English address delivered by Huzoor, on 7th September 2005.
19:30 Yassarnal Qur'an
20:00 Fiq'ahi Masa'il
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Science and Medicine Review & Insight
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday 2nd April 2011

00:00 MTA Variety
00:25 Tilawat
00:45 International Jama'at News
01:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th September 1996.
02:15 MTA Variety
02:50 Friday Sermon: rec. on 1st April 2011.
03:55 Adaab-e-Zindagi: April Fool's Day.
04:25 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:05 Yassarnal Qur'an
07:35 Jalsa Salana United Kingdom: opening address delivered by Huzoor, on 29th July 2005.
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 18th June 1996. Part 2.
09:50 Friday Sermon [R]
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat
12:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 2nd April 2011.
16:20 Rah-e-Huda
18:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
19:25 Faith Matters: an English question and answer programme.
20:30 International Jama'at News
21:15 Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]
23:55 Friday Sermon [R]

Sunday 3rd April 2011

01:20 Tilawat
01:35 Dars-e-Hadith
01:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th September 1996.
03:20 Friday Sermon: rec. on 1st April 2011.
04:35 Yassarnal Qur'an: lesson no. 31.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 2nd April 2011.
07:30 Children's Corner
08:00 Faith Matters
09:05 Jalsa Salana United Kingdom: address delivered by Huzoor, on 30th July 2005 from the ladies Jalsa Gah.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon, recorded on 26th January 2007.
12:05 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 3rd April 2011.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA Variety
18:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
19:30 Real Talk
20:35 Children's Corner [R]
21:05 Jalsa Salana United Kingdom [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:05 Ashab-e-Ahmad

Monday 4th April 2011

00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:50 International Jama'at News
01:25 Moshaa'irah
02:20 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 2nd October 1996.
03:55 Friday Sermon: rec. on 1st April 2011.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 International Jama'at News
07:00 Seerat-un-Nabi (saw)
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 2nd April 2011.
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th November 1997.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 21st January 2011.
11:10 Dars-e-Malfoozat
11:50 Tilawat
12:00 International Jama'at News
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. on 1st July 2005.
15:10 Dars-e-Malfoozat [R]
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA Variety
18:30 Arabic Service
19:35 Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd October 1996.
20:40 International Jama'at News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:25 Dars-e-Malfoozat [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Tuesday 5th April 2011

00:00 MTA Variety
00:40 Tilawat
01:00 Insight & Science and Medicine Review
01:35 Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd October 1996.
02:40 MTA Variety
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th November 1997.
04:45 Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor, on 31st July 2005.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Science and Medicine Review & Insight
07:05 Yassarnal Qur'an
07:30 Spectrum
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 3rd April 2011.
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recoded on 12th May 1996. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 21st May 2010.
12:10 Tilawat
12:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Science and Medicine Review & Insight
13:25 Bangla Shomprochar
1425 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 3rd October 2010.
15:30 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA Variety
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 1st April 2011.
20:30 Science and Medicine Review & Insight
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:10 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 6th April 2011

00:05 MTA Variety
00:40 Tilawat
00:45 Dars-e-Malfoozat
01:15 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th October 1996.
02:15 Learning Arabic
03:00 Spectrum
04:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recoded on 12th May 1996. Part 2.
05:10 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 3rd October 2010.
06:05 Tilawat
06:20 Dua-e-Mustaja'ab
06:40 Yassarnal Qur'an
07:15 Masih Hidustan Main
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 2nd April 2011.
09:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recoded on 21st October 1995. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:15 Tilawat
12:30 Dars-e-Malfoozat
12:50 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:20 Friday Sermon: rec. on 8th July 2005.
14:20 Bangla Shomprochar
15:40 Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:20 Fiq'ahi Masa'il
16:55 Dars-e-Malfoozat [R]
17:25 Attractions of Australia: Australian wildlife and plants.
18:00 MTA Variety
18:30 Reception in Nasir Mosque: English address delivered by Huzoor, on 7th September 2005.
19:15 Dua-e-Mustaja'ab [R]
19:35 Real Talk
20:40 Yassarnal Qur'an [R]
21:05 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:40 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:45 Friday Sermon [R]
23:50 MTA Variety

Thursday 7th April 2011

00:25 Tilawat
00:50 Dars-e- Malfoozat
01:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th October 1996.
02:10 Fiqahi Masail
02:40 MTA Variety
03:15 Masih Hidustan Main
04:00 Dua-e-Mustaja'ab
04:15 Friday Sermon: rec. on 8th July 2005.
05:15 Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor, on 27th August 2005, from the ladies Jalsa Gah.
06:00 Tilawat
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 3rd April 2011.
07:30 Yassarnal Qur'an
07:55 Faith Matters
09:00 Kuch Yaadain Kuch Baatain
09:50 Indonesian Service
10:55 Pushto Service
11:50 Tilawat
12:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 1st April 2011.
14:05 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1995.
15:20 Moshaa'irah
16:15 Faith Matters [R]
17:25 Yassarnal Qur'an
17:50 Dars-e- Malfoozat
18:20 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 28th August 2005.
19:35 Kuch Yaadain Kuch Baatain [R]
20:10 Faith Matters [R]
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:30 Tarjamatul Qur'an class [R]
23:55 Dars-e- Malfoozat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 25 March , 2011 | Issue No. 12

مخالفین کا یہ وہم ہے کہ وہ کسی احمدی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ لاہور کی شہادتوں کے بعد نوجوانوں اور نومبائعین میں پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متفرق دلائل اور نشانات کا تذکرہ

اے نفرتوں کے شرارے پھیلانے والو! تم وہ لوگ ہو جو ظلمتوں کے پجاری ہو اور نور سے دور ہو۔ الٰہی جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر چلانے کی جس مہم میں تم مصروف ہو یہ یقیناً تمہیں خدا کی پکڑ میں گرفتار کرے گی۔ تم پر بہت کھل کر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے ڈرو۔

قرآنی دلائل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات، عقلی دلائل، زمینی و آسمانی نشانات، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور آج تک ان کا جاری تسلسل تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

آج جبکہ فتنہ وفساد اور مخالفت کی آندھیاں زور دکھا رہی ہیں ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور صداقت پر مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرے۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان میں پہلے سے بڑھاتا چلا جائے۔

شہداء کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے جو عظیم قربانیاں دے کر ایک نئی روح ہمارے دلوں میں پھونکی ہے اس کو ہمیشہ جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر یکم اگست 2010ء کو حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز، ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج کل جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ایک اور دور بڑی شدت کے ساتھ جاری ہے لیکن اس کی ہمیں فکر نہیں کیونکہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت جب شدت اختیار کرتی ہے تو فضل الٰہی بھی بڑھ کر برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی یہی سنت بتائی ہے۔ فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرۃ:215) کیا تم سمجھتے ہو کہ باوجود اس کے کہ تم پر ان لوگوں کی سی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے تم جنت میں داخل کئے جاؤ گے۔ پھر فرمایا مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا (البقرۃ:215) انہیں تنگی بھی پہنچی تکلیف بھی پہنچی، اور مخالفت کی شدت اس قدر تھی کہ وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور ان کی جماعت کو خود کھڑا کر کے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ مشکلات اور مصائب میں اس قدر ڈال دیئے جاتے ہیں کہ وہ ہل کر رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ مخالفین کی مخالفت مومنین کو اس کے حضور مزید جھکنے والا بنائے، ان کو دعاؤں کی طرف مزید توجہ پیدا ہو، ان کے خدا تعالیٰ سے تعلق میں مزید جلا پیدا ہو اور اس حالت میں اس شدت مخالفت اور تکلیف میں بھی وہ غیر اللہ کی طرف نہ جھکیں بلکہ خدا تعالیٰ کو ہی پکاریں اور مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ (البقرۃ:215) کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل کر عرش کو ہلا دے۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ کا جواب اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (البقرۃ:215) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تم اپنے دل میں تسلی پیدا کرو اور اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے، تو ان کے دل تسلی پاتے ہیں۔ پس یہ جو تسلی اس غم اور تکلیف اور مخالفت کی شدت کے وقت میں ایک مومن سنتا ہے تو اس کے ایمان میں یہ اضافہ کا باعث بنتی ہے اور یہی نظارہ انشاء اللہ ہم دیکھیں گے اور یقیناً دیکھیں گے اور یقیناً دیکھیں گے۔ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کی صدا تو ہم بلند کریں گے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور صداقت پر کبھی دل میں شکوک پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ مخالفین کے مختلف طریقوں سے حملوں کے دفاع کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے تیاری تو کریں گے لیکن دشمن کے دجل اور خوف میں آ کر کبھی اپنے ایمانوں میں کمزوری نہیں دکھائیں گے۔ جانی اور مالی نقصان بھی ہو سکتا ہے، دشمن نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا، کچھ حد تک کامیاب بھی ہو گا لیکن جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

آج کل دشمن ایک یہ چال بڑی شدت سے چل رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالوں کو بغیر سیاق و سباق کے اور توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے اور اس پر اعتراض کئے جانے لگے ہیں تاکہ کم علم احمدی مسلمانوں کو بھی احمدیت سے پیچھے ہٹایا جائے اور غیر احمدی مسلمانوں کے جذبات کو بھی انگیخت کر کے فتنہ کو ہوا دی جائے اور یہی ہمیشہ سے فتنہ پردازوں اور معترضین کا شیوہ رہا ہے۔ اپنے زعم میں وہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی نے نبوت کا مقام حاصل کرنا تھا تو جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے مخالفین اور مفاد پرستوں نے مخالفت میں بھی بڑھنا تھا۔ یہ لوگ ایسے ائمۃ الکفر ہیں جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الانعام: 13) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے اور یہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو ڈوبے ہی ہیں اور دوسروں کو بھی ڈبونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس یہ مخالفت تو حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا کلام کہ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ :4) سچ ہے اور یقیناً سچ ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے کلام کو کبھی نہیں ٹالا جا سکتا تو پھر اس آیت کا مصداق بنتے ہوئے آنے والے مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا اعزاز پانے کے بعد ایسی مخالفت کا سامنا کرنا تھا اور کیا اور آپ کی جماعت آج تک کر رہی ہے اور یہی مومنین کی جماعت سے روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہر مخالفت، دشمن کا ہر حربہ باد مخالف کی طرح جماعت کی ترقی کو نئی بلندیوں کی طرف لے جاتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آج بھی مخالفین جن میں نام نہاد علماء اور مولوی شامل ہیں اپنے زُعم میں مخالفت کے تیر چلا رہے ہیں اور تمام تر الیکٹرونک میڈیا اور پریس کو استعمال میں لا رہے ہیں۔ ایک تو غلط حوالے دے کر احمدی نوجوان نسل اور نومبائعین جن کو ابھی پوری طرح علم نہیں ہوتا ان کے خیال میں وہ کمزور ہیں ان کو اپنے زُعم میں احمدیت سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن نہیں جانتے کہ جو کمزور ترین احمدی بھی ہے وہ بھی احمدیت پر قائم ہے اور صدق دل سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی طرح نومبائعین ہیں جنہوں نے صدق دل سے آپ کے دعویٰ کو سمجھ کر اسے قبول کیا ہے اور بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ مخالفین کی کوششیں ہیں جو وہ اپنی طرف سے کر رہے ہیں۔ یہ ان کا وہم ہے کہ وہ کسی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ اور یہ کمزور ترین احمدی پر بھی بدظنی ہے اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلکہ جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ گزشتہ دنوں میں بھی بیان کر چکا ہوں کہ لاہور کی شہادتوں کے بعد نوجوانوں اور نومبائعین کو پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین کا ادراک ہوا ہے، ان میں ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو جماعت کے قریب ہیں، جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں مخالفین کی کوشش ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے غلط حوالے دے کر ان میں تنفّر پیدا کیا جائے۔

اس حوالے سے مَیں آج حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی مختلف کتب میں اپنی صداقت کے جو ثبوت دیئے ہیں وہ چند ایک حوالے آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جن سے ہر صاحب عقل اور صاحب فراست جو صاف دل ہو کر ان کو دیکھے گا، سنے گا، پڑھے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ کس طرح آپ نے اپنی صداقت کے ثبوت مہیا فرمائے ہیں اور قرآن و حدیث، زمینی اور آسمانی نشانات اور ائمہ سلف نے آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی ہے اور تائیدات کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کی رہنمائی کرتا چلا جا رہا ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی باتوں کو غور سے سنیں، سمجھیں اور پرکھیں۔ نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اپنے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں